صبا احمد

آشنا قاتل

قاتل کا ہاتھ تو اس نے دیکھا تھا پر چہرہ نہیں دیکھا تھا
اور حالات کی ستم ظریفی سے، قاتل، قرار پائی
ایک گرفتارِ عشق لڑکی کا قصہ جو گرفتارِ بلا ہو گئی تھی
فرانسیسی ناول کی تلخیص

جمین کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کیا کرے۔ اس کے کچھ کہنے یا دروازہ بند کرنے سے قبل ہی وہ اندر آ گیا۔ "نیڈ" اس نے پیچھے ہٹ کر خوفزدہ ہوتے بغیر کہا۔ "تم اب یہاں کیا لینے آئے ہو؟"

اس نے دروازے کو بند کر دیا اور اس سے پیٹھ لگا کے کھڑا ہو گیا۔

"میں... میں تم سے کچھ کہنے آیا ہوں... میں نے سنا ہے تم... تم پھر شادی کر رہی ہو۔ ٹونی سے۔" نیڈ نے ہاتھ کے اشارے سے مقابل کے مکان کی طرف اشارہ کیا۔ جس کا صرف ایک دریچہ روشن تھا۔ جمین کے گھر اور اس مکان کے درمیان صرف گلی کی چوڑائی حائل تھی۔

جمین کا غصہ یکلخت بھڑک اٹھا۔ "تم کون ہوتے ہو اس بارے میں مجھ سے کچھ پوچھنے والے۔؟"

"سات سال تک میں تمہارا شوہر رہا ہوں۔" وہ جیب میں ہاتھ ڈال کر سکوں کو کھنکھناتے ہوئے بولا۔ "یہ درست ہے کہ قانونی طور پر یہ رشتہ ختم ہو چکا ہے لیکن کیا شناسائی تک ختم کر دینا چاہتی ہو تم۔؟"

"ہاں۔ میں اس زندگی سے اور اس کی کسی تلخ یاد سے کوئی رشتہ رکھنا نہیں چاہتی۔ بہتر ہے کہ تم چلے جاؤ۔"

"جین!" وہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا۔ "یقین کرو وہ تم سے صرف تمہاری دولت کے لئے شادی کر رہا ہے۔"

"نیڈ!" جین نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔ "میں آدھی رات کے وقت کسی طرح کا ہنگامہ نہیں کھڑا کرنا چاہتی۔ لیکن تم نہ گئے تو...!"

"تو تم کیا کرو گی؟" وہ اسی سکون سے بولا۔ "کھڑکی کھول کے دولھا میاں کو پکارو گی کہ تمہاری مدد کو پہنچیں کیونکہ تمہارا پہلا شوہر چوروں کی طرح اندر گھس آیا ہے؟ تم کیوں تکلیف کرتی ہو۔" وہ آگے بڑھا۔ "میں بلا دیتا ہوں اسے۔"

"نیڈ!" جین نے اس کے کوٹ کی آستین تھام لی۔ "میں تمہیں اس رشتے کا واسطہ دیتی ہوں جو سات سال تک ہمارے درمیان رہا۔ خدا کے لئے مجھے بدنام مت کرو۔ جاؤ۔ چلے جاؤ۔ اگر کسی کو معلوم ہو گیا کہ رات ایک بجے تم میرے کمرے میں موجود ہو تو میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں گی۔ کھڑکی سے ہٹ جاؤ۔ ڈربی یا اس کے باپ یا گھر میں سے کسی اور کی تم پر نگاہ پڑ گئی تو غضب ہو جائیگا۔"

"وہ بہرا تو میری طرف پیٹھ کئے بیٹھا ہے۔ ٹیبل لیمپ جلائے ایک لاکٹ کا معائنہ کر رہا ہے۔ آواز دوں اسے؟" وہ مسکرایا۔

"نیڈ!" جین روہانسی ہو کر بولی۔ "مانا کہ سرمورس کو کچھ سنائی نہیں دیتا لیکن اگر انہوں نے پلٹ کر دیکھ لیا تو۔ ادھر ہو جاؤ خدا کے لئے۔ اگر ڈربی آ گیا یا اس کی ماں آ گئی...!"

نیڈ مسکراتا رہا۔ "حسن اتفاق سے وہ دونوں اندھے ہیں۔

دونوں کو آدمی کی صورت بھی دو فٹ کے فاصلے سے نظر آتی ہے۔ پچاس فٹ کے فاصلے سے تو وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے کہ کھڑکی میں اس وقت میں کھڑا ہوں یا تم ہو۔ اچھا بہروں اور اندھوں کا خاندان منتخب کیا ہے تم نے۔"

جین نے کھڑکی کے بالکل سامنے آئے بغیر پہلے پٹ بند کئے پھر پردے برابر کر دیئے۔ "تم نے ابھی تک اپنے آنے کا مقصد نہیں بتایا۔ اور ہاں تم اندر آئے کیسے؟"

نیڈ نے جیب سے ایک چابی نکالی۔ "پرانے وقتوں کی ایک یہی نشانی رہ گئی تھی میرے پاس۔ تمہاری یاد آئی تو یہی کام آئی۔"

"تم نے کہا تھا کہ چابی گم ہو گئی ہے۔" جین برہمی سے بولی۔ "ادھر لاؤ یہ چابی۔"

"اس وقت ہماری محبت بھی چل رہی تھی اور جنگ بھی۔" نیڈ نے کہا۔ "جھوٹ سچ سب جائز تھا۔ مگر اب واقعی مجھے چابی رکھنے کا کوئی حق نہیں۔" اس نے چابی جین کے پھیلے ہوئے ہاتھ پر رکھ دی اور ایک سرد آہ بھری۔ "میں اب تمہارے لئے غیر ہوں لیکن جین سچ کہو کیا تم مجھے بالکل بھول گئی ہو۔ میری زندگی تو تم سے جدا ہو کے عذاب ہو گئی ہے.... مجھے احساس ہے کہ میں نے غلطی کی...!"

"لیکن میں نے کوئی غلطی نہیں کی۔" جین نے قطعی لہجے میں کہا۔ "میرا گزارا تم جیسے آدمی کے ساتھ نہیں ہو سکتا تھا۔"

"اور ڈربی جیسے آدمی کے ساتھ ہو جائے گا۔؟" وہ چڑ کر بولا۔ "کیا تمہیں معلوم ہے وہ کتنا کمینہ شخص ہے؟"

"تم نے دوسری بار اسے گالی دی ہے نیڈ۔ اور یہ میں قطعاً برداشت نہیں کر سکتی۔" جین نے غصے سے کہا۔ "تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ۔"

"میں نہیں جاؤں گا۔" نیڈ نے تیز آواز میں کہا۔ "میں تم سے اب بھی محبت کرتا ہوں۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔"

"خدا کے لئے۔" وہ سہم گئی۔ "میری عزت کا کچھ تو خیال کرو۔ نیچے کے کمرے میں خادمہ سوئی ہوئی ہے۔ آج کی رات اس کی چھوٹی بہن بھی مہمان آئی ہوئی ہے۔ وہ جاگ جائیں گی۔ اور پھر کہیں تمہاری آواز سامنے والے مکان تک نہ پہنچ جائے۔"

"پہنچ جائے۔" وہ چیخ کر بولا اور ایک جھٹکے سے اس نے کھڑکی کے دونوں پٹ کھول دیئے۔ "میں چاہتا ہوں کہ کوئی مجھے دیکھ لے۔ سرمورس اپنا گنجا سر گھما کے مجھے دیکھ لے اور اسی طرح گھورنے لگے جیسے پہلے گھورتا تھا۔"

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا نیڈ۔" وہ روتے ہوئے بولی۔ "میری زندگی تباہ کر کے تمہیں کیا ملے گا۔"

"کیا تم واقعی ڈربی سے محبت کرنے لگی ہو؟" نیڈ نے کھڑکی سے ہٹ کر پوچھا۔ "اس کے ساتھ خوش رہو گی تم۔؟"

جین نے اقرار میں سر ہلایا۔ "لیکن تمہارے یہاں آنے کا کسی کو علم ہوا تو سارا الزام مجھ پر آ جائے گا۔"

"اچھا!" وہ مایوسی سے بولا... "میں چلا جاتا ہوں... مگر جین جانے سے پہلے ایک بار...!"

"نہیں..." وہ گھبرا کے پیچھے ہٹی... "میں اس کھڑکی میں سے کودنا قبول کروں گی... مگر... مگر اب میں کسی صورت...!"

"ٹھیک ہے۔" اس نے اچانک کھڑکی پر سے پردے بھی ہٹا دیئے۔ "تمہارے ساتھ ہی میں بھی کود جاؤں گا... جنازے ساتھ ساتھ اٹھیں گے۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ تاکہ دنیا دیکھ لے مجھے تم سے کتنی محبت تھی...!"

"پلیز۔ نیڈ!" وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی۔ "خدا کے لئے کھڑکی سے ہٹ جاؤ۔ سرمورس...!"

"سرمورس اپنے عجائب خانے میں گم ہے۔ گھنٹہ بھر سے ایک لاکٹ کا معائنہ کر رہا ہے۔ کبھی ادھر سے دیکھتا ہے کبھی ادھر سے

ایک ہاتھ میں محدب عدسہ ہے دوسرے میں قلم ہے۔۔ نہ جانے کیا لکھتا جا رہا ہے۔" نیڈ نے کسی گھبراہٹ کے بغیر رننگ کمنٹری کرتے ہوئے کہا۔ پھر وہ جین کی طرف پلٹا۔" اس نوادرات کے کباڑ خانے کو مرنے کے بعد شاید اسی کے ساتھ دفن کیا جائے گا؟۔ تمہیں معلوم ہے کیسی کیسی نایاب چیزیں ہیں اس میں؟"

" مجھے سب معلوم ہے۔" جین نے بجلی بند کرتے ہوئے کہا۔ " تم اب جاؤ۔"

" بجلی کیوں بند کر دی ہے؟" وہ حیران ہو کر بولا۔" کیا تمہیں ڈر نہیں لگتا... مجھ سے؟۔ اگر میں...."

" نہیں میں ڈرتی ہوں اس بات سے کہ آدھی رات کو تمہاری موجودگی کا کیا جواز دوں گی کسی کو۔" جین اعتماد سے بولی۔ چابی اپنے نائٹ گاؤن کی جیب میں ڈال کے اس نے ایک گلدان اٹھا لیا۔

" اگر تم میرے قریب بھی آئے تو..."

اندھیرے کے باوجود کھلی کھڑکی سے آنے والی روشنی میں نیڈ کو اس کا سایہ دکھائی دے رہا تھا۔ سرسراتے سفید ریشم کے لباس شب خوابی میں وہ کسی سنگ مرمر کے مجسمے کی طرح لگ رہی تھی۔ نیڈ نے اس کے بدن کا تصور کیا جو سات برسوں سے اس کا جانا پہچانا تھا۔ اس گھر کی طرح جس میں وہ جین کے ساتھ سات سال تک رہا۔ جین کا بدن اور یہ گھر دونوں اب اس کے لئے علاقہ ممنوعہ ہو گئے تھے۔۔ وہ ایک قدم آگے بڑھا۔ جین نے گلدان اس کے سر پر کھینچ مارا لیکن اس کا نشانہ چوک گیا دوسرے لمحے وہ اپنے سابق شوہر کے بازوؤں میں تھی اور اس کی گرفت سے آزاد ہونے کے لئے جدوجہد کر رہی تھی لیکن نیڈ کی گرفت آہنی تھی، جین کا دل ڈوبنے لگا، اس جنگ میں وہ نیڈ سے جیت نہیں سکتی تھی، لیکن اسی وقت ٹیلی فون کی گھنٹی اچانک بجنے لگی۔ نیڈ نے گھبرا کر اپنی گرفت ڈھیلی کی اور جین نے موقعے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے لپک کر ریسیور اٹھا لیا دوسری طرف ڈوبی تھا۔" ڈوبی ڈارلنگ" وہ اپنے لہجے کو بدل کے بولی۔" خیریت تو ہے۔"

" ہاں ڈیئر۔" ڈوبی نے کہا۔" بس مجھے نیند نہیں آ رہی تھی سوچا تم سے دو باتیں کر لوں۔ شاید کچھ قرار آ جائے... تم کیوں جاگ رہی ہو ابھی تک؟"

" میں۔۔؟" اس نے دزدیدہ نظروں سے نیڈ کو دیکھا۔ " تمہارا کیا خیال ہے میں کیوں جاگ رہی ہوں؟" جین کی آواز اچانک شدت جذبات سے بوجھل ہو گئی۔ نیڈ اس کی گفتگو کے انداز اور اس کے لہجے سے سخت حسد کا شکار ہوا۔ اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا ہوا ٹیبل لیمپ جلا دیا اور جین کی صورت دیکھنے لگا۔ غصے کی کوئی بھی بات نہ تھی۔ جین کا چہرہ ڈوبی کے لئے اس کے دلی جذبات کا آئینہ دار

کمال ہے، ابھی تک ہم نے کسی شیر کی آواز نہیں سنی۔

تھا۔ نیڈ سے بھی جب جین کو محبت تھی تو اس کی آواز، اس کے چہرے کے تاثرات ایسے ہی ہوتے تھے۔ روشنی ہوتے ہی جین نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کے نیڈ کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

" آج ہم نے جو فلم دیکھی تھی۔" دوسری طرف سے ڈوبی نے کہا " وہ... کچھ ٹھیک نہیں تھی... ممی کا، انکل اور میری بہن کا خیال ہے کہ اس میں ایسی کوئی معیوب بات نہیں تھی لیکن میرا خیال ہے کوئی شریف مرد اپنے اہل خاندان کے ساتھ ایسی واہیات باتیں نہیں سن سکتا۔"

جین ہنسی۔" ڈوبی ڈارلنگ۔ تم ضرورت سے کچھ زیادہ ہی شریف ہو۔۔ اتنی دقیانوسی باتیں کیوں کرتے ہو... مجھے تو کوئی ایسی بات محسوس نہیں ہوئی...؟"

" شریف نہیں۔ احمق..." نیڈ نے بہت آہستہ سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

" خیر..." وہ بولا..." ڈیڈی تو ابھی جاگ رہے ہیں.... انہیں ایک نادر چیز مل گئی ہے... اب وہ رات بھر اسے دیکھتے رہیں گے اور کئی دن تک اس کے بارے میں باتیں کرتے رہیں گے۔"

جین ہنسی..." ابھی ہم نے میرا مطلب ہے میں نے... میرے ساتھ کوئی تھی... میری خادمہ کی چھوٹی بہن۔ وہ آج کل بہت ملنے آئی ہوئی ہے۔ ہم نے دیکھا تھا سر موریس کو۔" اس نے کہا۔ ٹیلی فون ایک کونے میں تھا چنانچہ اب اسے مقابل کے گھر کا کھلا دریچہ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"بیٹھا ہے کاٹھ کا الو" ہیڈ نے پھر آہستہ سے کہا "اسی لائٹ کو دیکھے جا رہا ہے"

"اچھا ڈارلنگ شب بخیر" جین نے ریسیور رکھ دیا اور ہیڈ کی طرف دیکھا "اب تو جاؤ خدا کے لئے... میں بہت تھک گئی ہوں سونا چاہتی ہوں" اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جس میں رات کا ڈیڑھ بج رہا تھا۔

"ڈوبی کرا اور اس کے گھر والوں کو تمہارے مطلقہ ہونے پر کوئی اعتراض نہیں..." وہ سوچتے ہوئے بولا۔

"وہ شریف اور خاندانی لوگ ہیں۔ انہیں سب معلوم ہے مگر یہ ان کی فراخدلی ہے" جین نے کہا مگر اس نے محسوس کیا کہ ہیڈ اس کی بات نہیں سن رہا ہے۔ اس کی نگاہ کھلی کھڑکی سے مقابل کے مکان کو دیکھ رہی تھی "جین" وہ بولا... "یہ کیا معاملہ ہے... ادھر آؤ ذرا..." اس کے لہجے میں تشویش تھی۔ جین نے ڈریسنگ ٹیبل پر روشن ٹیبل لیمپ بجھا کے کھڑکی سے جھانکا۔ سامنے کے مکان کا ایک کمرہ روشن ہونے کے باعث کھلی کھڑکیوں سے صاف نظر آ رہا تھا۔ گلی کے رخ کھلنے والی دونوں کھڑکیاں اتنی بڑی تھیں کہ اس کمرے کا ہر گوشہ ان کے سامنے تھا۔ سر مورس کے نوادرات کی الماریاں دیوار کے ساتھ ساتھ لگی ہوئی تھیں اور شیشے کے بند پٹوں سے اندر رکھی ہوئی متفرق چیزوں کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔ کھڑکیوں کے مقابل کی دیوار سے وہ میز لگی ہوئی تھی جس پر ایک ٹیبل لیمپ روشن تھا۔ اس کا رخ دیوار کی جانب تھا۔ چنانچہ سر مورس کا چہرہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ لیکن اس کے باوجود یہ اندازہ کرنا مشکل نہ تھا کہ کسی نے سر مورس کو قتل کر دیا ہے۔ کسی ڈنڈے یا لوہے کی سلاخ سے ان کے سر پر شدید چوٹ لگائی گئی تھی اور خون کے داغ اور چھینٹے میز کے علاوہ دیوار پر بھی پھیل گئے تھے۔ قاتل نے اس چیز کے بھی ٹکڑے کر دیئے تھے جو شاید ان کے سامنے میز پر رکھی ہوئی ہو گی۔ اب اس کے ٹکڑوں سے ٹیبل لیمپ کی روشنی منعکس ہو رہی تھی جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ ان میں ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے۔

"ہیڈ..." جین نے خوف سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا... "ہو سکتا ہے... ہو سکتا ہے وہ ابھی مرے نہ ہوں...؟"

"تمہارے پاس کوئی دوربین وغیرہ ہے" ہیڈ نے پوچھا۔ جین نے الماری میں بکھرے ہوئے چھوٹے بڑے کیمروں کے درمیان سے ایک دوربین نکالی اور ہیڈ کے ہاتھ میں تھما دی "نہیں..." وہ مایوسی سے سر ہلا کے بولا۔ "لوہے کی ایک سلاخ سے سر پر وار کئے گئے ہیں... دیکھو"

"نہیں" وہ ہاتھ پیچھے ہٹاتے ہوئے بولی... "میں بے ہوش ہو جاؤں گی ہیڈ..."

"شش کمرے میں کوئی موجود ہے" ہیڈ نے انگلی ہونٹوں پر رکھ کے کہا۔ جین نے پلٹ کر کھڑکی سے دیکھا مگر اتنی دیر میں وہ شخص جو سر مورس کے کمرے میں تھا باہر نکل چکا تھا۔ جین کو خاکستری دستانے میں چھپا ہوا ایک ہاتھ نظر آیا جس نے دروازے کی اوٹ سے بٹن دبا کر وہ فانوس بجھا دیا جو کمرے کے وسط میں معلق تھا۔ پھر وہ ہاتھ بھی غائب ہو گیا اور دروازہ بند ہو گیا۔ یہ اوپر جانے والی سیڑھیوں کا دروازہ تھا... "یہ کون تھا ہیڈ... تم نے دیکھا" جین کانپتے ہوئے بولی... "تم نے چور کی صورت دیکھی..."

"چور؟" ہیڈ نے پیچھے ہٹ کر کہا... "تم نے یہ کیسے اندازہ لگایا کہ وہ چور تھا"

"اگر چور نہیں تھا تو پھر سر مورس کو اتنے بہیمانہ انداز میں قتل کس نے کیا" جین نے پوچھا۔

"چور کے علاوہ کوئی اور بھی تو قاتل ہو سکتا ہے۔ میں نے تو اسے دیکھا ہے" ہیڈ کا لہجہ بہت گھمبیر اور سنجیدہ تھا "کاش تم ڈوبی سے شادی نہ کرنے والی ہوتیں"

ہیڈ کا یہ جملہ سن کر نہ جانے کیوں ایک لمحے کے لئے جین کو اپنی حرکتِ قلب رکتی ہوئی محسوس ہوئی لیکن قبل اس کے کہ وہ کچھ کہتی وہی دروازہ پھر کھلا اور کسی نے فانوس روشن کیا۔ یہ سر مورس کی بیوی تھیں جنہیں ابھی تک اپنے بیوہ ہو جانے کا علم نہیں ہوا تھا۔ پچاس فٹ کے فاصلے سے صرف یہ اندازہ کیا جا سکتا تھا کہ انہوں نے سر مورس کو میز پر سر جھکائے بیٹھا دیکھ کر سو جانے کے لئے کہا ہو گا یا کوئی ایسی ہی بات۔ انہیں دور کی چیز صاف دکھائی نہ دیتی تھی۔ چنانچہ سر مورس کی موت کا انہیں علم اس وقت ہوا جب چند فٹ کے فاصلے سے انہیں لہو اور سر مورس کا شکستہ سر نظر آیا۔ ہیڈ اور جین کی نگاہوں کے سامنے لیڈی مورس کے آگے بڑھتے ہوئے قدم ایک جھٹکے سے رک گئے۔ پھر وہ ایک قدم پیچھے ہٹیں اور کھلی کھڑکی سے ان کی مسلسل چیخیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیڈ" جین گھبرا کر بولی "اب تم فوراً چلے جاؤ۔ ابھی محلہ جمع ہو جائے گا... پولیس آ جائے گی اور ڈوبی مجھے اطلاع دینے ضرور آئے گا۔ تمہیں کسی سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ میں بھی چپ رہوں گی"

"تم ٹھیک کہتی ہو" ہیڈ نے اپنا ہیٹ اٹھایا "میں نے تمہیں آج بہت زحمت دی" اس کے لہجے میں تاسف تھا۔ لیڈی مورس کی چیخیں سن کر گلی سے گزرتے ہوئے کانسٹیبل نے تیزی سے سیٹی بجائی اور اور چند لمحوں بعد پولیس کے سائرن سنائی دیئے اور موٹر سائیکلوں پر دو

سارجنٹ عین سرمورس کے گھر کے سامنے اُتر گئے۔
"نیڈ، اب پولیس بھی آپہنچی ہے، خدا کے لئے تم چلے جاؤ۔"
"لیکن مین ۔" وہ بولا۔۔۔ "میں اب سامنے کے دروازے سے نہیں جا سکتا۔ مجھے پیچھے سے نکال دو۔"
وہ نیڈ کے ساتھ ہولی۔ عقبی راستہ باورچی خانے کے راستے سے پیچھے والی گلی میں کھلتا تھا۔ وہ سنبھل سنبھل کر ایک ایک سیڑھی اترنے لگی۔ نیڈ اس کے آگے تھا۔ یکلخت نیڈ کا پاؤں لڑکھڑایا اور وہ منہ کے بل گرا۔ اس نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر اندھیرے میں اسے سہارے کے لئے کچھ نہ ملا۔ وہ تیزی سے لڑھکتا ہوا نیچے گر گیا۔ لکڑی کے زینے پر اس کے گرنے اور پھر لڑھکنے کی آوازیں رات کی خاموشی میں بہت بلند تھی۔ مین کے منہ سے چیخ نکلنے ہی والی تھی کہ اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔ جب وہ نیچے پہنچی تو نیڈ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ "تم۔۔۔ تم ٹھیک ہو نا۔۔۔ زیادہ چوٹ تو نہیں آئی۔" وہ گھبرائے ہوئے لہجے میں بولی۔
"زندگی تھی جو بچ گیا۔" وہ کراہ کر بولا۔ "چوٹ ناک میں لگی ہے اور سر میں بھی آئی ہے۔"
"خون تو نہیں نکلا۔۔۔!" اس نے نیڈ کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اسے اپنے ہاتھوں میں نمی کا احساس ہوا۔
"ناک سے خون ٹپک رہا ہے غالباً۔" نیڈ بولا۔ "خیر۔ تم فکر مت کرو۔" وہ دروازے سے باہر نکل کر بولا۔ مین اس کے ساتھ دروازے سے باہر نکل آئی۔ "نیڈ تم تنہا ہوٹل تک پہنچ جاؤ گے نا، زیادہ تکلیف تو نہیں۔" اس نے کہا۔ جواب میں نیڈ نے یکلخت اس کی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور اسے چوم لیا۔ وہ کسمسا کر اس کی گرفت سے نکل گئی۔ "بیہودگی مت کرو اور جاؤ۔" وہ اسے دھکیل کر بولی۔ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے روانہ ہو گیا۔
وہ پلٹی ہی تھی کہ عقبی دروازہ جس سے وہ دونوں گلی میں آئے تھے ایک جھٹکے سے بند ہو گیا۔ وہ اچھل پڑی۔ دروازہ بند ہونے کی کوئی وجہ اس کی سمجھ میں نہ آئی۔ ہوا بالکل ساکت تھی۔ اگر نیڈ کی دی ہوئی چابی اس کے پاس نہ ہوتی تو وہ گلی میں کھڑی رہ جاتی اور اسے گھوم کر سامنے کے حصے میں پہنچنا پڑتا اور گھنٹی بجا کے خادمہ کو بیدار کرنا پڑتا۔ وہاں اس وقت پولیس موجود تھی۔ اسے لباس شب خوابی میں اتنی رات گئے باہر دیکھ کر شبہات ضرور پیدا ہوتے۔ پولیس والے خواہ مخواہ سوال جواب کرتے اور ٹوبی نہ جانے کیا سمجھتا کہ وہ کہاں سے آرہی تھی۔
اس نے چابی لگا کے قفل کھولا اور دروازہ بند کر کے باورچی خانے سے گذر گئی۔ زینہ طے کر کے وہ اوپر پہنچی تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہونے سے بچ گئی ہو۔۔۔ روشنی میں جب اس نے اپنے لباس کو دیکھا تو اسے سفید ریشم پر نیڈ کے لہو کے سرخ دھبے نظر آئے۔ وہ باتھ روم میں گھس گئی اور دوسرا نائٹ گاؤن پہن کے خون کے داغ دھونے کی کوشش کرنے لگی۔
کیسی عجیب صورت حال تھی اسے ایک فلم یاد آئی جو اس نے ٹوبی کے ساتھ ہی دیکھی تھی۔ فلم میں ایک شخص اسی طرح ایک مکان کی کھڑکی سے قتل ہوتے دیکھتا ہے قاتل کو پہچانتا ہے مگر خاموش رہنے پر مجبور ہوتا ہے کیونکہ وہ کمرہ جہاں سے اس نے آدھی رات کو قتل کا منظر دیکھا تھا وہ ایک شادی شدہ عورت کی خوابگاہ تھی اس نے ایک گمنام خط لکھ کر پولیس کو مطلع کیا لیکن اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ قاتل کی گرفتاری کے لئے اس کا عدالت میں جا کے بیان دینا اور قاتل کو شناخت کرنا ضروری تھا جو وہ کسی صورت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس عورت کا شوہر ان دونوں کو یا کم سے کم اپنی بیوی کو یقیناً مار ڈالتا ۔ نیڈ نے قاتل کی صورت دیکھی تھی۔ اسے خیال آیا۔ نیڈ نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ چور نہیں۔ پھر اس نے قاتل کا نام کیوں نہیں بتایا؟ ٹیلی فون کی گھنٹی سن کر وہ باتھ روم سے نکل آئی۔ اسے معلوم تھا کہ اس وقت ٹیلی فون کرنے والا کون ہوگا اور اس سے کیا کہے گا۔

○○

"ستم ظریفی یہ ہے ڈاکٹر کراس کہ وہ بالکل مطمئن ہے۔" پولیس چیف گورڈن نے کہا۔ "وہ سمجھتی ہے کہ ہماری آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیاب ہو گئی اور ہمیں اس پر شبہ تک نہیں۔"
"تمہیں یقین ہے کہ مجرم مین ہے؟" ڈاکٹر کراس نے پوچھا۔
"اس رات سرمورس کو ایک نادر و نایاب قسم کا لاکٹ ہاتھ لگا تھا جو دیکھنے میں بالکل جدید کلائی کی گھڑی جتنا تھا۔ اس کے اوپر ایک دائرے میں ہیرے یوں جڑے ہوئے تھے کہ مندے نظر آتے تھے۔ گھر کے باقی افراد یعنی ٹوبی، اس کی بہن سلومی اور ان کی ماں ہیلن فلم دیکھنے گئے تھے، مین بھی ان لوگوں کے ہمراہ تھی۔ رات گیارہ بجے کے بعد ٹوبی تو مین کو اس کے گھر پہنچانے گیا اور باقی لوگ سیدھے اپنے گھر گئے۔ چند منٹ بعد ٹوبی بھی آ گیا اور ان سب نے دیکھا کہ سرمورس نوادرات کے اپنے خزانے میں تازہ ترین اضافے پر بے حد خوش ہیں اور تحقیق میں مگن ہیں۔ رات ایک بجے ٹوبی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اپنی محبوبۂ دل نواز کو فون کرنے اٹھا۔ سرمورس کے کمرے کا دروازہ بند تھا مگر دروازے کے نیچے سے روشنی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ وہ مین سے چند منٹ گفتگو کر کے سو گیا۔۔۔ اس کے تقریباً دس منٹ بعد ہیلن اٹھی جب اس نے اپنے شوہر کو بستر پر نہ

پایا تو وہ ان کی اسٹڈی میں گئی وہاں اسے سرمورس کی لاش نظر آگئی۔ وہ سلاخ بھی قریب ہی پڑی تھی جس سے قاتل نے سر پر وار کئے تھے۔ شاید ایک آدھ ہاتھ ادھر ادھر پڑا اور سلاخ میز پر رکھے ہوئے لاکٹ پر جا لگی۔ نازک سی چیز تھی۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ سرمورس کو ختم کرنے کے لئے شاید ایک یا زیادہ سے زیادہ دو بار ضرب لگانا کافی تھا۔ تو مزید کا مطلب یہ ہے کہ قاتل جنون میں مبتلا تھا۔ اس کمرے یا گھر میں سے کوئی چیز چوری نہیں ہوئی چنانچہ اس سے ثابت ہوا کہ قاتل کا مقصد سرمورس کو لوٹنا ہرگز نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سرمورس اونچا سنتے ہیں اور انہیں قدموں کی چاپ سنائی نہیں دے گی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ لوہے کی ایک سلاخ وہیں رکھی ہو گی۔ آتشدان کی آگ کریدنے میں کام آنے والی سلاخ۔

جب پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی تو لوبی اور اس کی بہن چاہتے تھے کہ جین کو فوراً مطلع کیا جائے۔ ایک سپاہی کو جین کے گھر بھیجا گیا۔ اس نے جین کے گھر کے عقبی دروازے کی طرف سے ایسی آواز سنی جیسے کسی نے زور سے دروازہ بند کیا ہو۔ وہ وہاں پہنچا تو اسے ایک ریشمی ڈوری سی ملی جس پر خون کے تازہ نشان تھے۔ اس قسم کی ڈوری خواتین اپنے شب خوابی کے لباس پر باندھتی ہیں۔ پولیس مین چالاک تھا۔ اس نے ڈوری جیب میں ڈالی اور دروازے کی گھنٹی بجائی۔ دروازہ ایک خادمہ نے کھولا۔ اس کے ساتھ ایک عورت اور بھی تھی، انہوں نے اسے انگلی ہونٹوں پر رکھ کے خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور سرگوشی میں بتایا کہ ابھی کچھ دیر پہلے وہ دونوں شور سن کر اٹھ بیٹھی تھیں، خادمہ نے بتایا کہ اس نے اپنی مالکن کو دبے پاؤں اندر آتے دیکھا، مالکن کی حالت غیر تھی اور وہ بےحد خوفزدہ تھیں۔ چنانچہ ان کے اوپر چلے جانے کے بعد وہ بھی پیچھے پیچھے اوپر پہنچی اور کمرے میں جھانک کر دیکھا مالکن کا سانس پھولا ہوا۔ چہرہ زرد تھا اور وہ اپنا لباس بدل کے پرانے لباس پر سے خون کے داغ دھونے میں مصروف تھیں۔ انہوں نے ہاتھ پیر سے اور چہرے پر سے بھی خون کے چھینٹوں کو صاف کیا۔ وہ اس کام سے فارغ ہی ہوئی تھیں کہ پولیس مین نے گھنٹی بجا دی۔

دوسری بار خادمہ جب پولیس مین کے ساتھ اوپر گئی تو جین سونے کی بجائے کپڑے بدل کر کہیں جانے کی تیاری میں مصروف تھی۔ اس نے پوچھنے پر بتایا کہ لوبی نے اسے فون کر کے اپنے والد کے قتل کی اطلاع دی ہے اور وہ وہیں جا رہی ہے۔ بیس منٹ پہلے بھی لوبی نے فون کیا تھا اور اس طرح یہ دوسرا فون تھا۔ جین کا کہنا ہے کہ اس نے کسی کی چیخ پکار نہیں سنی۔ پولیس کے سائرن تک نہیں سنے۔ سرمورس کو دیکھ کر بھی اس نے اداکاری بڑی اچھی کی، یوں لگتا تھا جیسے وہ وہیں پر گر کر بےہوش ہو جائے گی۔

جین کی غیر حاضری میں پولیس نے خادمہ سے جین کا شب خوابی کا لباس طلب کیا تو خادمہ نے شب خوابی کا وہ لباس پولیس کو دے دیا جس پر خون کے داغ تھے۔ دھونے سے یہ داغ کہاں اترتے ہیں اور اتر بھی جائیں تو پولیس ان کا سراغ لگا لیتی ہے۔ لیکن خون کے داغ سے بڑی ایک اور شہادت تھی۔ شب خوابی کے اس لباس پر پولیس مین کو کوئی چمکتی ہوئی چیز نظر آئی اور اس نے غور سے دیکھا تو یہ اسی لاکٹ کا ایک ننھا سا ٹکڑا تھا جو قاتل نے غلطی سے پاش پاش کر دیا تھا۔ یہ ذرہ اڑ کر اس کے ریشمی لباس سے چپک گیا تھا۔"

"جین اپنی صفائی میں کیا کہتی ہے؟" ڈاکٹر کراس نے پوچھا۔

"ہم نے ابھی اسے کچھ کہنے سننے کا موقع ہی کہاں دیا ہے۔ ہم نے تو اس کے خلاف تمام ثبوت اور شہادتیں جمع کر کے ایسا کیس بنا لیا ہے کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکے گی۔" گوردن نے فخر سے کہا۔

"سرمورس کے گھر والوں کا کیا خیال ہے۔ وہ بھی سمجھتے ہیں کہ قتل جین نے کیا ہے؟"

"نہیں۔ ان کے تو وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آ سکتی، ان کی رائے جین کے بارے میں بہت اچھی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ یہ کسی چور کی حرکت ہے۔ اسی کمرے کی ایک الماری میں ہیروں کا ایک نیکلس رکھا تھا۔ وہ تفتیش کے دوران الماری کے نیچے قالین پر پڑا ہوا ملا۔ اس پر بھی خون کے داغ تھے۔" گوردن نے کہا۔ "لیکن طے شدہ بات یہ ہے کہ غائب کچھ نہیں ہوا۔"

"سوال یہ ہے چیف کہ جین اس گھر میں داخل کیسے ہوئی؟" ڈاکٹر کراس نے سوچتے ہوئے کہا۔

گوردن نے دھپ سے میز پر ہاتھ مارا۔ "یہی تو سب سے بڑی شہادت ہے اس کے خلاف۔ اس گلی میں چار گھر ایک ہی فرم نے بنائے تھے۔ ان میں ہر چیز بالکل ایک سی ہے۔ نقشے سے لے کر دروازوں کی کنڈیوں اور تالوں تک چنانچہ ایک کی چابی دوسرے میں لگ جاتی ہے۔ دو مکان تو مدت سے خالی پڑے ہیں چنانچہ جین کے پاس وہ چابی ہے جو لوبی کے گھر کے تالوں کو بھی کھول سکتی ہے۔ اور جانتے ہو یہ چابی کہاں تھی؟ یہ اس لباس شب خوابی کی جیب میں سے برآمد ہوئی جس پر خون کے نشان تھے۔ یہ لباس پولیس کے پاس پہنچا تو چابی جیب میں سے نکلی۔ بھلا سوتے وقت کوئی اپنے ہی گھر کی چابی جیب میں ڈال کے سوتا ہے۔ ؟ میں تمہیں بتاؤں جین نے اس چابی سے اپنا نہیں سرمورس کا دروازہ کھولا تھا۔ بعد میں اسی چابی سے اپنے گھر کا عقبی دروازہ کھول کے وہ اندر داخل ہوئی اور دونوں خادماؤں نے اسے آتے دیکھا۔"

"یہ سب تو بظاہر ٹھیک ہی لگتا ہے۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "لیکن قتل کا سبب آخر کیا ہے؟"

"ظاہر ہے کوئی بھی قتل بے سبب نہیں ہوتا۔" گوردن نے کہا "مسر مورس کے مارے جانے کا سبب بھی ہم نے معلوم کر لیا ہے۔"

ڈاکٹر کراس اور انسپکٹر گوردن جہاں بیٹھے تھے وہاں سے سڑک کا پورا منظر نظر آتا تھا۔ شیشے کی بڑی بڑی کھڑکیاں سڑک کے رُخ کھلتی تھیں اور کھڑکیوں کے عین نیچے مگر سڑک سے چند فٹ کی بلندی پر ایک اوپن ایر گارڈن ریسٹورنٹ تھا جس کے سرسبز لان میں رنگین میزیں بچھی ہوئی تھیں۔ گوردن نے سگرٹ کا آخری حصہ پھینکنے کے لئے ایش ٹرے تلاش کی مگر ایش ٹرے غائب تھی۔ اس نے سگرٹ کو کھڑکی سے باہر پھینکنے کا فیصلہ کیا۔ ذرا جھک کے اس نے دیکھنا چاہا کہ نیچے کوئی ہے تو نہیں اور اچانک اس کی نظر لوبی کی بہن سلومی پر گئی جو اس کھڑکی سے قریب ترین میز پر بیٹھی ان کی باتیں سننے میں اس درجہ منہمک تھی کہ اس نے کافی کو چھوا تک نہ تھا۔ گوردن کو جھانکتے دیکھ کر اس نے بڑی عجلت میں اپنا پرس اور دستانے اٹھائے اور تیز تیز قدموں سے نکل گئی۔ گوردن اسے حیرت سے دیکھتا رہا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہ تھی کہ سلومی ان دونوں کی گفتگو اس طرح سن رہی تھی۔ پھر اس نے مناسب یہی سمجھا کہ وہ دونوں سلومی کا تعاقب کریں۔

سلومی متضاد جذبات کا شکار گھر پہنچی تو اس نے جین کو سب کے ساتھ چائے کی میز پر دیکھا اور سب کچھ بتا دینے کا فیصلہ کیا۔ جین ہکا بکا سلومی کی باتیں سنتی رہی۔ یہ بات اس کی سمجھ میں ہی نہ آئی کہ مسز مورس کے قتل کا الزام اس پر کس طرح آ سکتا ہے لیکن سلومی نے سب کچھ اپنے کانوں سے سنا تھا اور وہ حلف اٹھانے کو تیار تھی۔ سلومی کا اور اس کی ماں ہیلین کا خیال تھا کہ پولیس کسی غلط فہمی کا شکار ہے لیکن ان کے ساتھ انکل فلپ بھی بیٹھا تھا جو مسز مورس کا بھائی تھا۔ لوبی کا اور سلومی کا چچا۔ اس نے بڑی توجہ سے انسپکٹر گوردن کے بیان کردہ واقعات سلومی کی زبان سے سنے تھے۔ اس نے جین کی حالت کے موجودہ تغیر کو بھی محسوس کیا تھا جو حیرت سے زیادہ خوف پر مبنی تھا۔

"کیا یہ صحیح ہے جین؟" اس نے پوچھا۔

جین کے چہرے کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ "آپ... لوگ جانتے ہیں... یہ غلط ہے... مگر۔ مگر۔" پھر وہ اچانک خاموش ہو گئی۔

"مگر کیا...؟" سلومی نے پوچھا۔ ہیلین کی اور انکل فلپ کی نگاہیں سلومی کی بات پر جین کی طرف سوالیہ انداز میں اٹھیں۔

"کچھ نہیں..." جین نے بمشکل کہا "میرا مطلب تھا۔ کیا... آپ لوگ اس بے سر و پا بات پر یقین کر سکتے ہیں؟"

"نہیں... لیکن کیا تم ان واقعات کی تردید نہیں کر سکتیں جس کی وجہ سے پولیس تم پر شبہ کر رہی ہے؟" سلومی نے کہا۔ "تم نے تو ہمیں اب تک یہ بھی نہیں بتایا کہ تمہارا سابقہ شوہر ان دنوں یہیں ہے۔ اور وہ "ڈون جوان" ہوٹل میں مقیم ہے۔ اسی ہوٹل میں جہاں میں بھی بیٹھی تھی اور جہاں میں نے پولیس چیف کی ایک اور شخص سے گفتگو سنی ہے۔ اور اس طرح ہر بات میرے علم میں آئی ہے۔"

"مجھے۔ مجھے کچھ نہیں معلوم۔ میں نے طلاق کے بعد نیڈ سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔"

"لیکن جانتی ہو اس نے گذشتہ دنوں کیا باتیں کہی ہیں؟ وہ کہتا رہا ہے کہ میں جین کو ایسی سزا دوں گا کہ وہ یاد رکھے گی۔ وہ میری ہے اور میری ہی رہے گی اور اس نے کہیں شادی کی کوشش کی تو میں اس کے بارے میں سب کو بتا دوں گا۔" سلومی نے کہا "یہ سب کچھ اس نے نشے میں کہا ہے۔ ممی اور پولیس کو یہ بات بھی معلوم ہے۔" پھر وہ یکلخت ہیلن کی طرف پلٹی۔ "آپ کو معلوم ہے ڈیڈی ہر روز چہل قدمی کے لئے جاتے تھے۔ جس روز وہ مارے گئے وہ خاصے پریشان تھے۔ واپسی پر انہوں نے لوبی سے کوئی ایسی بات کہی تھی کہ لوبی بھی پریشان ہو گیا تھا اور ڈیڈی ہمارے ساتھ فلم دیکھنے بھی نہیں گئے تھے۔ وہ تو انہیں ایک نادر لاکٹ مل گیا جس کی وجہ سے ان کا موڈ ٹھیک ہو گیا۔ لیکن آپ کے خیال میں اس روز کیا ہوا تھا؟ میرا خیال ہے انہیں پارک میں جین کا سابق شوہر نیڈ مل گیا تھا اور اس نے انہیں دھمکی دی تھی یا کوئی ایسی بات کہی تھی کہ اس رات وہ خود بھی نہ سو سکے اور لوبی بھی خاصی رات گئے تک جاگتا رہا۔ ایک بجے اس نے جین کو فون بھی کیا۔ کیوں؟ شاید یہ بتانے کے لئے کہ نیڈ اس کے بارے میں کیا کہتا پھر رہا ہے اور جین نے فوری طور پر ڈیڈی کو..." سلومی نے اپنی بات مکمل نہیں کی لیکن اس نامکمل جملے نے اس کے خیالات کی صاف عکاسی کر دی تھی۔ جین نے اس مجرم کی طرح جس پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہو ان سب کی طرف دیکھا جو جیوری کی طرح بیٹھے تھے۔ "اگر تم سمجھتی ہو کہ اس معمولی سی بات پر میں نے انہیں قتل کر دیا۔ تو یہ دیوانگی ہے..."

"کیا تم اس بات سے انکار کر سکتی ہو کہ اس رات تم چوری چھپے اپنے گھر سے نکلی تھیں۔ اور اس وقت تمہارے پاس ایک چابی تھی جس سے تم ہمارے گھر میں داخل ہو سکتی تھیں؟" سلومی نے تیز لہجے میں کہا۔

"واپسی پر تمہارے جسم پر اور کپڑوں پر خون کے داغ تھے۔ وہ کس کا خون تھا۔ یہ سب تم نے ہم سے کیوں چھپائے رکھا۔؟"

جین کے ہونٹ کانپنے لگے۔ "سلومی... میں مجبور تھی۔ میں چپ نہ رہتی تو کیا کرتی۔ نیڈ بے سان وگمان میرے کمرے میں گھس آیا تھا۔ اور نکلنے پر کسی طرح آمادہ نہ تھا۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ ٹوبی کو اس کی موجودگی کا علم ہو اور وہ کسی غلط فہمی کا شکار ہو۔ میں نے اسے دھکا دے کر اپنے کمرے سے نکالا — اور وہ سیڑھیوں پر سے گر گیا۔ یہ اسی کا خون تھا۔ چابی سے میں نے اپنا ہی دروازہ کھولا تھا۔ تمہارا نہیں۔ جب میں نے نیڈ کو نکالا تو نہ جانے کیسے ہوا کا ایک جھونکا آیا اور دروازہ بند ہو کے مقفل ہو گیا اور میں نے اسی چابی سے جو میں نے نیڈ سے چھینی تھی وہ دروازہ کھولا... میں... میں چاہتی تھی کہ خود ہی تم سب کو یہ باتیں بتا دوں۔"

"جین۔" ہیلن نے سکون سے کہا۔ "اتنا تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس رات شدید حبس تھا اور ہوا بالکل ساکت تھی۔ پھر تمہارا عقبی دروازہ ہوا سے کیسے بند ہو گیا۔" جین نے اپنے آپ کو محصور اور بے بس محسوس کیا۔ "مجھے اب کوئی بات نہیں چھپانی چاہیئے۔" اس نے سوچا۔ مگر اسی وقت جین کی نگاہ ٹوبی پر پڑی جو نہ جانے کب سے اس کے پیچھے کھڑا تھا مگر کسی نے اس پر کچھ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔ شاید وہ چاہتے تھے کہ ٹوبی سب کچھ اپنے کانوں سے سن لے۔ ٹوبی کے ساتھ دو افراد اور بھی تھے۔ ان میں سے ایک کو وہ اچھی طرح پہچانتی تھی۔ یہ پولیس چیف انسپکٹر گوردن تھا۔ اور تب جین نے اس خونی رات کی ہر بات انہیں بتا دی۔ "مجھے نہیں معلوم وہ کون تھا جس نے سر موریس کو مارا۔" وہ نیم ہسٹریائی انداز میں بولی۔ "میں نے اس کی صورت نہیں دیکھی — صرف ایک ہاتھ دیکھا تھا جس نے سر موریس کے کمرے کی بتی بجھائی تھی۔ اس ہاتھ پر خاکستری رنگ کا دستانہ تھا۔"

"مجھ سے فون پر بات کرتے ہوئے تم کتنی پرسکون تھیں اور کتنا خلوص تھا تمہارے لہجے میں۔" اچانک ٹوبی نے کھلی کھلی آواز میں کہا۔ "میں تمہاری اداکارانہ صلاحیت کا معترف ہو گیا ہوں جین —"
شکوک و شبہات کی صلیب پر لٹکا ہوا عشق کی آبرو کا بے بس لمحہ — غلط فہمی کی آگ میں جھلسنے والا محبت کا وہ پھول جو ابھی کھلا بھی نہ تھا — وہ انہیں کیسے پناہ دے — جین نے ان بے رحم محتسب چہروں کو دیکھا بے اعتمادی کے سبب اسے تمام چہرے اجنبی لگ رہے تھے۔

"کسی ثبوت کی عدم موجودگی کے باوجود اگر تمہاری بات مان لی جائے — تو اس لاکٹ کا ایک ٹوٹا ہوا ٹکڑا تمہارے لباس شب خوابی سے چپکا ہوا کیوں ملا — اس کا کیا جواب ہے تمہارے پاس؟" گوردن نے کہا۔

"میں۔ میں کچھ نہیں کہہ سکتی۔" جین ہکلائی... "ہو سکتا ہے کسی نے مجھے ملوث کرنے کی کوشش کی ہو... میرے پاس ثبوت واقعی کوئی نہیں... مگر آپ... نیڈ سے پوچھ سکتے ہیں...؟"

"غالباً یہ بات تمہارے علم میں نہیں کہ وہ ہسپتال میں بے ہوش پڑا ہے۔" گوردن نے کہا۔

"وہ یہاں سے تو ٹھیک ٹھاک چلا گیا تھا لیکن اس کے سر میں اندرونی چوٹ آئی تھی جس کا اثر کچھ دیر بعد ظاہر ہوتا ہے — کیا وہ ہوٹل پہنچ کر بے ہوش ہو گیا تھا؟" جین نے پوچھا۔

"شاید اسی لئے تم نے نیڈ کا نام لینے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا — اس کے بچنے کا کوئی امکان نہیں۔" سلومی نے کہا۔

"یہ... یہ غلط ہے۔" جین چلائی... "میں نے تو بعد میں اسے دیکھا تک نہیں.... مجھے کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ بعد میں کیا ہوا..." مگر اس نے دیکھا کہ اسے دیکھنے والی کسی آنکھ میں اعتبار نہیں ہے۔ گوردن مسکرایا۔ "اس نے بے ہوش ہونے سے پہلے ایک بیان دیا تھا — اس بیان کی روشنی میں تمہاری ساری کہانی بے بنیاد ہو جاتی ہے۔ اس نے کہا تھا کہ وہ کار کے حادثے میں زخمی ہوا ہے... نہ جانے کون تھا جو اسے ٹکر مار کر فرار ہو گیا۔"

"یہ جھوٹ ہے...؟" جین اب ہسٹریا میں مبتلا تھی... "اس نے بکواس کی ہے...!"

"آئی ایم سوری میڈم۔" گوردن نے کہا۔ "واقعات کی شہادت تمہارے خلاف ہے... میرے لئے تمہیں گرفتار کرنے کے سوا چارہ نہیں۔"

"لیڈی موریس۔" ڈاکٹر کراس نے اچانک مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ "آپ کے شوہر غالباً جیل کے گورنر تھے؟ — مجھے یاد پڑتا ہے کیونکہ میں اس زمانے میں جیل میں ڈاکٹر تھا — سر موریس قیدیوں کی کیس ہسٹری میں بڑی دلچسپی لیتے تھے — اسی زمانے میں مجھے بھی تھوڑی سی سراغرسانی کی عادت پڑ گئی — کیا میں ایک سوال کر سکتا ہوں مسٹر ٹوبی؟"
گوردن نے ناگواری سے ڈاکٹر کراس کو دیکھا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے ڈاکٹر کراس جین کی مدافعت کرنا چاہتا ہے۔

"ایک طرف تو آپ کہتے ہیں کہ جین ایک بجے گھر پر تھی۔ جب آپ نے اسے پہلا فون کیا اور پھر جب پندرہ بیس منٹ بعد آپ نے اسے دوبارہ فون کیا۔ تب بھی وہ گھر پر موجود تھی۔ پھر آپ کے خیال میں آپ کے والد کو اس نے کب قتل کیا۔؟"

ڈاکٹر کراس کی بات نے صورت حال کو بدل دیا۔ جین جو گرفتاری کا سن کر بے ہوش ہونے کو تھی سنبھل گئی۔ سلومی کو ٹوبی اور گوردن کو

سانپ سونگھ گیا۔ ملین نے اطمینان کا سانس لیا۔ نہ جانے کیوں اس کا ذہن یہ قبول نہیں کرتا تھا کہ مبین جیسی اعلیٰ خاندان کی دولت مند اور بے ضرر نظر آنے والی معصوم صورت لڑکی قاتل ہو سکتی ہے۔

"ڈاکٹر کراس۔" گوردن نے کہا "میں ایک منٹ کے لئے تم سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔" پھر اس نے دوسرے لوگوں سے معذرت کی اور ڈاکٹر کراس کو اتنی دور لے گیا کہ ان کی گفتگو کسی دوسرے کے کانوں تک پہنچنے کی گنجائش نہ رہی "یہ کیا بکواس ہے!" گوردن نے کہا "میں تمہیں اپنی مدد کے لئے ہمراہ لایا تھا۔ تم اس عورت کے وکیل کیوں بن رہے ہو؟"

"اس لئے کہ مجھے یقین ہے کہ قتل اس نے نہیں کیا۔" ڈاکٹر کراس نے کہا "پہلی بات تو یہ کہ اس نے نیڈ کے سیڑھیوں پر سے گرنے کی جو بات کی تھی وہ میرے خیال میں غلط نہیں۔ دماغ میں اندرونی چوٹ ہو تو خون پہلے ناک سے آتا ہے اور بے ہوشی فوری نہیں ہوتی۔ میرے خیال میں نیڈ نے جو بیان دیا وہ بھی محض خود کو اور مبین کو اس معاملے سے الگ رکھنے کی کوشش تھی۔ اچھا ذرا یہ تو بتاؤ کہ تم نے سرورس کے خون کا اور مبین کے کپڑوں پر لگے ہوئے خون کا تجزیہ کروایا ہے؟"

"دونوں کا گروپ "او" ہے۔" گوردن نے کہا۔

"او" گروپ پچھتر فیصد سے زائد افراد کے خون کا گروپ ہوتا ہے۔ لیکن تصدیق کے لئے تمہیں نیڈ کے خون کا گروپ دیکھنا چاہیئے۔" ڈاکٹر کراس نے کہا "اگر اس کا گروپ الگ ہے پھر تو مبین کی بات غلط ثابت ہو جاتی ہے لیکن اگر فرض کرو اس کا گروپ بھی "او" ہے تو پھر تم یہ کیسے کہو گے کہ مبین نے جھوٹ بولا ہے؟"

"کیا یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ مبین کو نیڈ کے حادثے میں زخمی ہونے کا علم ہو گیا ہو اور اس نے سوچا ہو کہ وہ حادثے کا ذکر نہ کرے بلکہ یہ کہہ دے کہ نیڈ سیڑھیوں سے گر گیا تھا اور خون اسی کا ہے۔ اسے امید ہو کہ نیڈ اس کی بات کی تردید نہیں کرے گا۔" گوردن نے کہا "مگر یہ مبین کی بدنصیبی ہے کہ نیڈ نے بے ہوشی میں غلط بیانی نہ کر پائی۔"

"اچھا یہ بتاؤ مبین کو کیا ضرورت تھی سرورس کو قتل کرنے کی؟ دراصل تم نے یہ فرض کر لیا ہے کہ مبین نے سرورس کو محض اس لئے مار دیا کہ شاید نیڈ نے سرورس سے مبین کے بارے میں کچھ کہا تھا۔ ثبوت کیا ہے تمہارے پاس کہ یہ مفروضہ درست ہے؟" کراس نے کہا "تم یہ بھی جانتے ہو کہ مارنے والے نے سرورس سے جھگڑا نہیں کیا۔ کسی بحث یا اختلاف رائے کے یا مدافعت اور مزاحمت کے آثار بھی نہیں ملے۔ مارنے والا تو بس پیچھے سے آیا اور سرورس کو مار کے نکل گیا۔ کیا مبین کو ٹوبی نے فون پر وہی بات بتائی تھی جو اس کے باپ کو مبین کے بارے میں معلوم ہوئی تھی؟ پھر مبین کو سرورس کے مارنے سے کیا فائدہ ہو سکتا تھا بات تو ٹوبی کے علم میں آ ہی چکی تھی۔"

"فائدے کو اور نقصان کو قاتل کی آنکھ کہاں دیکھتی ہے۔ پھر عورت ذات۔ ناقص العقل۔ جذباتی طور پر کمزور۔"

"میں یہ بات نہیں مانتا۔ میرا خیال ہے قتل سرورس کے گھر ہی کے کسی فرد نے کیا ہے۔" کراس نے قطعی طور پر کہا۔

گوردن ہکا بکا رہ گیا "یہ بات میرے دماغ میں نہیں آ سکتی۔"

"تم نے دیکھا ہے کہ مارنے والے نے فقط مارنے پر اکتفا نہیں کیا۔ وہ موت کے بعد بھی سرورس پر وار کرتا رہا۔ یوں جیسے اسے انتقام کی خواہش نے اندھا کر دیا تھا۔ جذبات کا لاوا تھا جو موقع ملتے ہی ابل پڑا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی باپ سے جو جیل کا گورنر رہ چکا ہو اس کی اولاد کو سخت گیری کا شکوہ ہو؟ اس کی عائد کردہ پابندیوں سے اختلاف ہو۔ عموماً یہ جذباتی رشتے کسی معمولی کی بات پر کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جاتے ہیں۔" ڈاکٹر کراس نے کہا "کیا یہ ممکن نہیں کہ مبین سرورس کے گھریلو حالات سے باخبر ہو اور جانتی ہو کہ قاتل کون ہے مگر چپ رہنے پر مجبور ہو۔ فرض کرو قاتل ٹوبی ہو تو پھر؟"

"اس کی خاموشی سے تو کوئی بھی کچھ اندازہ نہیں کر سکتا۔" گوردن نے کہا۔

"اس کے علاوہ" ڈاکٹر کراس نے کہا "تم نے اس کمرے کا دروازہ دیکھا ہے جس میں سرورس کو قتل کیا گیا۔ وہ دروازہ جس کے بارے میں ٹوبی نے کہا ہے کہ بند تھا لیکن نیچے سے نظر آنے والی روشنی کو دیکھ کر اس نے رات کے ایک بجے بھی یہ اندازہ کر لیا کہ سرورس ابھی جاگ رہے ہیں۔ میں ثابت کر سکتا ہوں کہ گھر کے ایک فرد نے عمداً سفید جھوٹ بولا ہے اور مبین کی ملازمہ کسی ذاتی اختلاف کی بنا پر مبین کو اس قتل میں ملوث کرنے کے لئے اس کی مدد کر رہی ہے۔"

گوردن اور ڈاکٹر کراس واپس آئے تو لان میں صرف سلوی تھی اور اس کی ماں ہیلن۔ "باقی لوگ کہاں ہیں۔" ڈاکٹر کراس نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ٹوبی تو اپنی روٹھی ہوئی منگیتر کو منا رہا ہے۔" سلوی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "انکل فلپ لیٹر بکس میں ڈاک دیکھنے گئے ہیں۔"

"ڈاکٹر کراس۔" ہیلن نے کہا۔ "میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتی تھی جو ہے تو خاصی پرانی۔ تقریباً آٹھ سال پرانی۔ میرے شوہر کو ایک شخص نے دھوکہ دے کر بہت بڑی رقم اینٹھ لی تھی۔ اس نے میرے شوہر کے ساتھ مل کر کاروبار کا چکر چلایا تھا لیکن بعد میں کچھ ایسی بات ہوئی کہ سارا سرمایہ ڈوب گیا اور سرورس اس شخص

خلاف کسی قسم کی قانونی کارروائی بھی نہ کر سکے۔ اس شخص کا نام اونیل تھا۔ میرے شوہر کو سخت صدمہ ہوا اور وہ چند دن خاصے پریشان رہے اس پریشانی میں وہ ایک بات بار بار کہتے تھے کہ میں نے بڑی غلطی کی جو اس شخص پر اعتماد کیا۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ کوئی پرانا نوسرباز ہے۔ مجھے اس کی صورت دیکھی ہوئی لگتی ہے۔ ایک دن اچانک انہیں یاد آگیا کہ اونیل کا اصل نام ٹوگلبرٹ ہے۔ وہ دھوکہ دہی اور جعلسازی کے ایک مقدمے میں پانچ سال کی سزا کاٹ رہا تھا کہ اس کی ماں سخت بیمار ہو گئی۔ اسے پیرول پر تین دن کے لئے رہا کیا گیا اور وہ ایسا غائب ہوا کہ پھر نہ ملا۔ جب سرمورس نے اس سے بات کی تو وہ ان کے پاؤں پڑ گیا۔ ان کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا کہ خدا کے لئے مجھ پر رحم کیجئے میں بیوی بچوں والا آدمی ہوں میرے ساتھ وہ بھی مارے جائیں گے۔ میں آپ کی پائی پائی لوٹا دوں گا۔ سرمورس طبعاً رحم دل تھے۔ وہ عجیب مخمصے میں گرفتار ہو گئے۔ ادھر اس آدمی نے باقاعدہ رونا دھونا شروع کر دیا۔ تنگ آ کے سرمورس نے کہا کہ یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ اور پھر مجھے اپنی صورت مت دکھانا۔ مجھے اپنی رقم نہیں چاہیئے لیکن میں کسی مفرور مجرم کی مدد نہیں کر سکتا۔ اگر چوبیس گھنٹے بعد مجھے پتا چلا کہ تم یہیں ہو تو میں خود پولیس کو سب کچھ بتا دوں گا۔ اس آدمی نے سرمورس کی رحمدلی سے ناجائز فائدہ اٹھایا اور سمجھا کہ سرمورس نے اسے معاف کر دیا۔ چوبیس گھنٹے بعد وہ پکڑ لیا گیا اور جیل ہی میں تنہا کر رہ گیا۔ سرمورس پر اس واقعے کا مہینوں اثر رہا۔ وہ اکثر یہ سوچتے تھے کہ نہ جانے اس کے بیوی بچے کہاں ہیں اور ان پر کیا گذری، لیکن جیل کے گورنر کے لئے کسی مجرم کی اعانت ممکن نہ تھی۔"

"ممی۔" سوسی نے اچانک کہا۔ "کہیں آخری دن ڈیڈی کی پریشانی کی وجہ یہ تو نہیں تھی کہ انہوں نے جین کو بھی پہچان لیا ہو۔ انہیں کوئی پرانی بات یاد آگئی ہو لیکن وہ ٹوبی کے سوا کسی کو نہ بتا سکے ہوں۔ اس خیال سے کہ یہ لیلی کی زندگی کا معاملہ تھا۔ ٹوبی خود بھی تو اس دن پریشان تھا۔"

جین اس وقت سرمورس کے گھر سے باہر نکل رہی تھی جب انکل فلپ نے ایک لفافہ اس کی طرف بڑھایا۔ "جین۔ تمہارا یہ خط ڈاکیہ غلطی سے ہمارے لیٹر بکس میں ڈال گیا ہے۔"

"انکل فلپ۔" جین نے بغیر دیکھے خط پرس میں ڈال لیا۔ "کو دن سے کہیئے گا میں فرار نہیں ہوئی ہوں۔ مجھے تیاری کرنی ہے۔ بڑے گھر جانے کی۔"

"جین۔" انکل فلپ نے کہا۔ "میں تمہارا دشمن نہیں ہوں نہ میں تمہیں مورد الزام ٹھہراتا ہوں مگر میری سمجھ میں اب تک یہ نہیں آیا کہ تم اس وقت اتنی گھبرائی ہوئی اور وحشت زدہ کیوں ہو؟"

جین نے سوچا کہ اس لمحے وہ سب کچھ بتا کے اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکتی ہے لیکن پھر اسی دہشت انگیز خیال نے اس کے سامنے مصلحت کے تقاضوں کی دیوار کھڑی کر دی۔ آخر وہ کیسے بتائے کہ سرمورس کا خون ان ہی میں سے کسی نے کیا ہے جن سے ان کا خون کا رشتہ تھا۔

وہ پلٹی اور دوڑتی ہوئی گلی عبور کر کے اپنے گھر میں داخل ہو گئی۔ اس کی خادمہ صوفیہ اپنی بہن کو خدا حافظ کہہ رہی تھی۔ جین کو شکل و صورت کے علاوہ دونوں بہنوں میں کوئی بات مشترک نظر نہ آئی۔ صوفیہ نوجوان لڑکی تھی۔ صورت سے ذہین اور تعلیم یافتہ نظر آنے والی۔ حسین اور پرکشش بے حد فیشن ایبل۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ گھر میں کام کرنے والی ایک بوڑھی اور معمولی حیثیت کی خادمہ کی بہن ہے۔ صوفیہ کا پرانی وضع کا میلا میلا لباس اور انداز و اطوار اس کی غربت کا پتا دیتے تھے۔ لوسی اس کے برعکس کسی خوشحال گھر کی نازونعم میں پلی ہوئی لڑکی لگتی تھی۔ حالات کا اور شخصیتوں کا یہ تضاد ان کے رشتے کے پیش نظر اور بھی عجیب لگتا تھا۔ جین کو دیکھتے ہی لوسی نے رخصت چاہی اور اخلاقاً اس نے نکلتے نکلتے جین کو بھی خدا حافظ کہا۔

"صوفیہ۔" جین نے اسے تنہا پا کر کہا۔ "کل رات جب میں باہر تھی تو تم نے دروازہ کیوں بند کیا تھا۔؟"

"میں نے؟" صوفیہ نے کچھ دیر اسے احمقوں کی طرح دیکھنے کے بعد کہا۔ "آپ کو غلط فہمی ہوئی ہو گی میڈم۔"

"غلط فہمی۔؟" جین نے کہا۔ "اور شب خوابی کا میرا سفید لباس کہاں ہے؟"

"وہ تو میں نے لانڈری بھیج دیا ہے میڈم۔" صوفیہ نے سوچتے ہوئے کہا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر جین کو اس کی اداکاری پر سخت طیش آیا لیکن وہ پی گئی۔ اس کے پاس اپنی بات کا کوئی ثبوت نہ تھا۔ اور پولیس کے آنے سے قبل اسے تھوڑی سی تیاری کرنی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اس فرد جرم کے عائد ہونے کے بعد اس کی رہائی ہوئی بھی تو جلد نہ ہو گی۔ پھر اسے وہ خط یاد آیا۔ جو انکل فلپ نے اسے دیا تھا اس نے بیگ میں سے لفافہ نکالا۔ اس میں کاغذ کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا تھا جس پر کسی نے لکھا تھا۔ "اگر کسی روز آپ رات دس بجے کے بعد نمبر ۷ ارجینٹ اسٹریٹ آ سکیں تو ضرور آئیں۔ شاید آپ کو اس سے کوئی فائدہ پہنچ سکے۔" لکھنے والے نے اپنا نام نہیں لکھا تھا۔

"میڈم۔" صوفیہ نے کمرے کا دروازہ کھول کر جھانکا۔ "میڈم۔ پولیس کے دو سارجنٹ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔"

"انہیں بٹھاؤ۔ میں آتی ہوں۔" جین نے کہا۔ صوفیہ کے جاتے ہی وہ باہر نکلی اور عقبی راستے سے فرار ہو گئی۔

۱۷ ریجنٹ اسٹریٹ — اس نے ایک بار پھر غور سے دیکھا، غلط فہمی کا کوئی امکان نہ تھا مگر اس نمبر کے نیچے دروازے پر یہی لکھا تھا: "تازہ پھول۔ دکھ سکھ کے ساتھی۔" اس نے دروازے کو آہستہ سے دھکیلا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا، وہ اندر داخل ہو گئی۔ ایک کمرے میں دیوار کے ساتھ پھولوں کے گلدستے سجے ہوئے تھے اور قبروں پر رکھی جانے والی پھولوں کی دائرہ نما چادریں لٹکی ہوئی تھیں اور کمرے میں خوشبو اور رنگ پھیلے ہوئے تھے لیکن کوئی ذی روح نہ تھا۔ آخری گوشے میں جین کو ایک اور دروازہ دکھائی دیا۔ اس نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھل گیا اور جین نے خود کو ایک سجے سجائے روشن کمرے میں پایا — ایک لمحے کے لئے اسے اپنی آنکھوں پر دھوکے کا گمان ہوا۔ اس کے سامنے صوفے پر ٹوبی بیٹھا تھا اور صوفے کے پیچھے لوسی کھڑی تھی — "مجھے معلوم تھا تم آؤ گی۔" وہ بولی — اس کے لہجے میں فتح مندی کا احساس تھا اور ٹوبی کے حیرت زدہ اور گھبرائے ہوئے ہونے کے باوجود اس طرح بیٹھا تھا جیسے وہ اپنے ہی گھر میں ہے، جین ان کے رویے کو اور ان کی صورتوں کو دیکھ کر سمجھ گئی کہ ان کے تعلقات کی نوعیت کیا ہے۔ جین اس صوفے پر بیٹھ گئی جو ٹوبی کے بالکل سامنے تھا۔ "کیوں بلایا ہے تم نے مجھے؟"

"میڈم —" لوسی نے سامنے آتے ہوئے کہا۔ "میں لگی لپٹی رکھنے کی قائل نہیں اور نہ میں کسی تلخ حقیقت کو خوبصورت الفاظ میں بیان کرنے کی عادی ہوں۔"

"میرے پاس بھی زیادہ وقت نہیں ہے۔ جو کہنا ہے بے خوف و خطر کہہ ڈالو۔" جین نے کہا۔

"میڈم" لوسی نے کہا۔ "میں ٹوبی سے محبت کرتی ہوں، اس وقت سے جب تم نیڈ کی بیوی تھیں اور تم نے ٹوبی سے شادی کا تو کیا نیڈ سے علیحدگی کے بارے میں بھی نہیں سوچا تھا۔ لیکن اب ٹوبی مجھ سے بے وفائی پر آمادہ ہے۔ میں اس کی وجہ بھی سمجھتی ہوں لیکن اس صدمے کے باوجود ٹوبی کے لئے میری چاہت میں کمی نہیں آئی ہے۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھ سکی۔" جین نے کہا۔

"مطلب بالکل واضح ہے جین" لوسی نے کہا۔ "ٹوبی کے مالی حالات درست نہیں۔ باپ نے اس کے لئے صرف قرض چھوڑا ہے قرض کے اسباب بھی ڈھکے چھپے نہیں۔ مسٹر مورس کو نوادرات جمع کرنے کے شوق نے تباہ کیا۔ زندگی کے آخری دن بھی انہوں نے پچھتر ہزار فرانک کے عوض ایک لاکٹ خریدا تھا۔ انہوں نے ابھی اس کی قیمت بھی ادا نہیں کی تھی اور یہ بات مجھے اس لئے معلوم ہے کہ نوادرات کے جس ڈیلر سے وہ اپنے شوق کی چیزیں خریدتے تھے وہ میرے پڑوس میں رہتا ہے۔ میں غریب تو خیر نہیں ہوں لیکن اتنی دولت مند بھی نہیں کہ ٹوبی کو اس بحران سے نکال سکوں چنانچہ میں نے ٹوبی کو بیچنے کا فیصلہ کیا ہے۔"

جین کا دماغ صدمے کی شدت اور حیرت کی انتہا سے ماؤف ہو گیا۔ "تم... تم پاگل تو نہیں ہو...؟"

لوسی مسکرائی "میرا جملہ کچھ غلط ہو گیا۔ ٹوبی واقعی قابل فروخت نہیں۔ بیچنا تو میں اپنی محبت کے حق کو چاہتی ہوں۔ پہلے ٹوبی کو مجھ سے محبت تھی۔ وہ مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا اور تم اگر نہ آتیں تو اس شادی کو روکنے والا کوئی نہ ہوتا۔ اب وہ کہتا ہے کہ اسے تم سے محبت نہیں عشق ہے۔ خیر۔ ہو گا۔ لیکن میرا خیال ہے تمہیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ ٹوبی پر پہلا حق میرا تھا۔"

"میں نے محبت کو ابھی تک کسی دکان پر فروخت ہوتے نہیں دیکھا۔" جین نے تلخی سے کہا۔

"یہ سودا میں کسی ذاتی فائدے کے لئے نہیں کر رہی ہوں جین۔ مجھے معلوم ہے تم کتنی دولت مند ہو۔ تمہارے باپ نے تمہارے لئے کتنے کارخانے چھوڑے ہیں کتنے مکان اور کتنے بنکوں میں کتنا نقد سرمایہ۔ یہ سب کچھ تمہارا ہے مگر تمہاری ضرورت سے زیادہ ہے۔ کیا تم اس شخص کے لئے جس سے تمہیں محبت ہو اس دولت کی زکوٰۃ بھی نہیں نکال سکتیں۔ اپنے بارے میں تو میں پورے اعتماد سے کہہ سکتی ہوں کہ محبت کی بات ہوتی تو میں دولت کو ثانوی حیثیت دیتی۔ مگر تم شاید کہو گی کہ چونکہ میرے پاس دولت ہی نہیں ہے اس لئے میرے واسطے ایسی باتیں کرنا آسان ہے۔" لوسی نے کہا۔

"تم چاہتی ہو میں ٹوبی کو پچھتر ہزار فرانک دے دوں تاکہ وہ اس لاکٹ کی قیمت ادا کر سکے جو قاتل کے ہاتھوں تباہ ہوا اور اس کے عوض تم ٹوبی پر اپنی محبت کے دعوے سے بھی دستبردار ہو جاؤ گی۔؟" جین نے کہا۔

"جین،" ٹوبی نے اچانک کہا۔ "یہ پاگل ہو گئی ہے۔ اس کی باتوں میں مت آنا۔ میں تم سے واقعی محبت کرتا ہوں۔"

"شٹ اپ۔" لوسی نے کہا "پاگل تمہارا باپ تھا اس کو کیا ضرورت تھی نپولین کی بیوی کا لاکٹ خریدنے کی۔ کیا تم میں اتنی جرأت تھی کہ باپ سے وہ لاکٹ لے کر اپنی بیوی کو دے سکتے۔ اور اب کیا تم قانونی چارہ جوئی کرنے والوں کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور استطاعت رکھتے ہو۔ میں تمہارے لئے ہی یہ سب کچھ کر رہی ہوں۔ اپنی محبت تو چھوڑ رہی ہوں اپنی بہن کی اس خواہش کو قتل کر رہی ہوں کہ میری شادی تم سے ہو۔ میرے ماں باپ بھی شاید اسی امید میں

جی رہے تھے کیا ان کی مایوسی اور اپنی دل شکستگی کے بدلے میں یہ تھوڑا سا کینگی کا مظاہرہ بھی نہ کردوں۔ تمہارے لئے"

"ٹھیک ہے" جین نے کہا۔ "تم جاؤ۔ میں ٹوبی سے خود بات کروں گی۔"

"ٹوبی۔" لوسی کے دوسرے کمرے میں چلے جانے کے بعد جین نے کہا "کیا یہ سب درست ہے۔"

"مجھے اس صورت حال کا رنج ضرور ہے جین اور میں کسی صورت بھی یہ نہیں چاہتا تھا کہ میرے مسائل شادی سے پہلے ہی تمہارے مسائل بن جائیں۔ لیکن ایک تو لوسی بڑی خود سر لڑکی ہے۔ اور میں ان حالات میں کسی اسکینڈل کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ یہ سرمورس کے خاندان کی ناموس کا سوال ہے۔ اس خاندان میں اب تم بھی شامل ہونے والی ہو تو کیا سرمورس کے مر جانے کے بعد ہم اپنی عزت کا یہ بھرم رکھنے کے لئے..." وہ بات کرتے کرتے رکا۔

"بھرم..." جین نے جیسے اپنے آپ سے کہا "کیا رکھنے والے محبت کا بھرم نہیں رکھتے ٹوبی؟"

"اسی طرح جیسے تم نے اس رات نیڈ کو اپنے کمرے میں بلا کر آدھی رات کو مجھے کچھ نہیں پتا چلنے دیا تھا۔" ٹوبی نے تیز آواز میں کہا

"شٹ اپ۔" جین نے چیخ کر کہا "مجھے معلوم نہیں تھا تم اتنے کمینے بھی ہو سکتے ہو۔"

لوسی فوراً اندر آ گئی۔ "کیا یہ ضروری ہے کہ ہر بات ملنے والے بھی سنیں!" اس نے میز کی ایک دراز ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"لوسی" جین نے فیصلہ کن لہجے میں کہا "میں محبت خریدنا نہیں چاہتی۔ لیکن میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔ تم کو اپنی بہن صوفیہ سے صرف یہ اعتراف کرانا ہوگا کہ اس رات مجھے گلی میں دیکھ کر دروازہ مقفل کرنے والی وہی تھی۔ میں تمہیں تمہاری ضرورت سے دگنی رقم دینے کا وعدہ کرتی ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ مجھے مجرم بنانے اور قاتل ثابت کرنے کی کوشش تھی۔"

لوسی کا رنگ اڑ گیا۔ "میں مجھے کچھ نہیں معلوم۔ میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا کہ..." اس نے دراز میں ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"لوسی" جین نے کہا "پولیس مجھے گرفتار کرنے کے لئے میرے گھر پر بیٹھی ہے۔ ہو سکتا ہے وہ یہاں بھی پہنچ جائیں۔"

"وہ کیسے؟" لوسی نے چونک کر اسے دیکھا۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ دراز کی تقریباً ہر چیز باہر آ چکی تھی کہ اچانک ایک نیکلس قالین پر گر پڑا۔ شاید لوسی کو اسی کی تلاش تھی اور وہ اسے چپکے سے نکال کے لے جانا چاہتی تھی۔ مگر گھبراہٹ میں نیکلس جو کپڑوں میں الجھ گیا تھا نکل آیا اور اس کے سنبھالنے سے قبل جین نے اسے دیکھ لیا۔ ہیروں کی چمک دمک نے جین کو بھونچکا کر دیا۔ نیکلس یقیناً بہت قیمتی تھا اور لوسی جیسی لڑکی کے پاس اس کی موجودگی بھی تعجب خیز تھی۔ اس نے لوسی اور ٹوبی کی صورتوں کو دیکھا۔ ان پر اقرارِ جرم کی ایک ہی تحریر کا عکس تھا۔ "یہ نقلی ہیرے ہیں۔" لوسی نے بالآخر نیکلس کو قالین پر سے اٹھا لیا۔

"ایسا ہی ایک نیکلس سرمورس کے پاس بھی تھا۔" جین نے کہا۔ "جو ان کی موت کے بعد ایک کھلی الماری کے نیچے پڑا ملا تھا۔"

"یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا لوسی؟" ٹوبی نے کہا۔ جین کو اس کا لہجہ کھوکھلا لگا۔ "کس نے دیا ہے تمہیں؟"

"مجھے۔ مجھے یہ صوفیہ نے دیا تھا..." وہ ہکلا کر بولی "میں اس سے پوچھ کر بتا سکتی ہوں۔ میں اسے فون کرتی ہوں۔" وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔ اس کی عجلت میں فرار کا انداز تھا۔ ٹوبی چند سیکنڈ خاموش بیٹھا رہا۔ "جین" اس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ "یہ اصل نیکلس نہیں۔ اصل نیکلس اب بھی الماری میں رکھا ہے۔"

جین نے آہستہ سے سر ہلایا اور غور سے ٹوبی کو دیکھا۔ "ٹوبی مجھے معلوم ہے تمہارے باپ کو کس نے مارا تھا۔ میں نے واضح طور پر تو نہیں مگر اس کی صورت کی ایک جھلک ضرور دیکھی تھی۔ اس نے خاکستری دستانے پہن رکھے تھے۔" ٹوبی کا چہرہ لاش کی طرح سفید پڑ گیا۔ جین کو اندازہ ہوا کہ اس نے جھوٹ بول کر سچ کا پتا چلا لیا ہے۔ اندھیرے میں چلایا ہوا تیر نشانے پر جا لگا ہے۔ "مگر میرے علاوہ بھی ایک گواہ ہے جس نے قاتل کی صورت کو صاف دیکھا تھا اور وہ ہے نیڈ۔" جین نے کہا۔ "اگر اسے ہوش آ گیا تو قاتل کو بے نقاب ہوتے دیر نہیں لگے گی۔ یہ قاتل تمہارے اپنے ہی گھر کا کوئی فرد تھا۔ میں اس کا نام نہیں لے سکتی مگر!"

"تم جھوٹ بول کر اپنی جان بچا رہی ہو۔ یہ بات تم نے اب تک کسی سے نہیں کہی کیونکہ اس سے پہلے یہ خیال تمہارے ذہن میں آیا ہی نہ تھا اب تم اپنے ساتھ مجھے اور میرے خاندان کو تباہ کرنے کی غرض سے سب کچھ کر گزرنے پر آمادہ ہو۔" ٹوبی نے تلخ لہجے میں کہا۔

"تم کو آئینے میں اپنی صورت تو دکھائی نہیں دیتی ٹوبی۔ تمہیں یا تمہاری اس سابقہ محبوبہ کو؟" جین نے کہا۔

ٹوبی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "تم نے میرے لئے اس فیصلے کو ناگزیر بنا دیا ہے جین۔ میں تم سے شادی کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا۔"

پردہ آہستہ سے ہلا اور جین کی حیرت زدہ نظروں کے سامنے ڈاکٹر گراس کا چہرہ آ گیا۔ "میں کسی کے تعاقب میں یا کسی کو گرفتار کرنے نہیں آیا ہوں۔" وہ معذرت آمیز لہجے میں بولا۔ "میں مس لوسی

کے پڑوس میں رہنے والے ایک شخص کے پاس آیا تھا جو نوادرات اور قیمتی جواہرات کی شناخت کا ماہر ہے۔" اس نے اپنی جیب سے ایک باریک سفید کاغذ کا لفافہ سا نکالا۔ جب اس لفافے میں سے بالکل ویسا ہی نیکلس برآمد ہوا جیسا لوسی کے پاس تھا تو جین کے ساتھ ڈبی کے ذہن کو بھی جھٹکا سا لگا۔ ان کی آنکھیں نیکلس پر جم گئیں "تو یہ لوسی کا اصل نیکلس ہے۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "جو الماری کے نیچے پڑا ہوا ملا تھا۔ میں نے آپ لوگوں کی کچھ گفتگو سن لی ہے۔ دراصل مس جین۔ میں نے آپ کو ٹیکسی میں یہاں آتے دیکھا تھا۔ ٹیکسی والا آپ کی ہدایت کے مطابق اب بھی دروازے پر کھڑا ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو ایک اچھی خبر سنا دوں۔ پولیس کا آپ کو گرفتار کرنے کا اب کوئی ارادہ نہیں۔ اندر آنے سے قبل میں نے اس دوسرے نیکلس کی بات سن لی اور رک گیا۔ کیا اب میں وہ نیکلس دیکھ سکتا ہوں؟"

لوسی اس کی آواز پر لوٹ آئی تھی۔ اس نے نیکلس ڈاکٹر کراس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ اس نے نیکلس کو روشنی کے رخ کر کے غور سے دیکھا اور مطمئن ہو کر سر ہلایا۔ "یہ واقعی نقلی ہے۔ لیکن اصل اور نقل میں اتنا کم فرق دیکھ کر مجھے یہ خیال آتا ہے کہ آخر۔۔۔"

"تم سے کس نے کہا ہے کہ اپنی رائے کا اظہار کرو۔ اور تم ہوتے کون ہو یہاں اندر آکر جرح کرنے والے۔" ڈبی نے بگڑ کر کہا۔

"پولیس نے صوفیہ کو گرفتار کر لیا ہے لوسی۔ تفتیش کے لئے۔" ڈاکٹر کراس نے ڈبی کی بات کو اہمیت دیئے بغیر کہا۔ پھر وہ ڈبی کی طرف پلٹا۔ "مجھے جین کی ان تمام باتوں سے اتفاق ہے جو اس نے تم سے کہیں۔"

"کیا۔۔۔ کیا تم بھی یہ سمجھتے ہو کہ مورس کو مارنے والا ہم ہی میں سے کوئی تھا۔" ڈبی نے چیخ کر کہا۔ "میں۔۔۔ یا میری بہن یا میری ماں۔ تم اس فاحشہ کی بات مانتے ہو جس نے مجھ سے محبت کا اور شادی کا وعدہ بھی کر رکھا تھا اور پھر اس بارے میں کبھی رابطہ نہیں توڑا تھا جو سات برس تک شدید اشتعال میں وہ دیوانہ سا ہو گیا تھا۔"

"مس جین۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "میرے خیال میں اب تمہارا یہاں رکنا ٹھیک نہیں۔ آؤ میرے ساتھ چلو۔"

آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں ایک ریسٹورنٹ میں ناشتے کے لئے بیٹھے تھے۔ "مجھے احساس ہی نہیں ہوا اور رات بیت گئی۔ اب اچانک بھوک کے ساتھ مجھ پر تھکن بھی غالب آگئی ہے۔" جین بولی۔

"جین تمہیں معلوم نہیں کہ تم نے قاتل کا نام تو نہیں بتایا لیکن نادانستگی میں یہ ضرور بتا دیا ہے کہ وہ کون تھا۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔

جین ہکا بکا۔ "لیکن ڈاکٹر کراس۔۔۔ مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ میں نے جھوٹ بولا تھا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔ میں نے تو صرف انگشتری پہنے ہوئے ہاتھ کو دیکھا تھا جس نے بلب بجھایا تھا۔ کون ہے وہ؟"

"کل تک یہ خیال تھا کہ میری قیاس آرائی بے بنیاد ہے۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "لیکن اب مجھے یقین ہے کہ میرا شبہ درست تھا۔ میں گرفتاری تک تمہیں اس کا نام نہیں بتاؤں گا۔ مگر میں تمہیں چند ایسی باتیں بتاؤں گا کہ اگر تم غور کرو تو صحیح نتیجے پر پہنچ کر گورون کو بتا سکتی ہو۔ یہ کیا ہے؟"

اس نے اپنی کلائی کی گھڑی کی ایک جھلک دکھا کے اس سے پوچھا۔ "تم کہو گی کہ یہ کیا بچکانہ سوال ہے۔ ظاہر ہے کہ گھڑی ہے۔۔۔ مگر تم مجھے بتا سکتی ہو کہ تم نے اسے گھڑی کیوں فرض کر لیا۔ اس ایک جھلک میں تم نے سوئیوں کو متحرک نہیں دیکھا۔ گھڑی چلنے کی آواز تم تک یقیناً نہیں پہنچ رہی ہے۔ مگر آدمی کا ذہن جب گھڑی جیسی کسی چیز کو دیکھتا ہے تو گھڑی ہی سمجھتا ہے۔"

جین کا خوابیدہ ذہن یکلخت جاگ اٹھا تھا۔ بات اس کی سمجھ میں آرہی تھی لیکن اسے یقین نہ تھا۔

"جب تک نیڈ ہوش میں نہ آجائے میں کچھ نہیں کر سکتا۔ ڈاکٹر اب بھی اس کے بارے میں کسی قسم کی یقین دہانی کرنے سے معذور ہیں اور اس کے بیان کے بغیر یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "آج میں اسی کیس کے سلسلے میں لندن جا رہا ہوں مگر مجھے امید ہے شام تک میری واپسی ہو جائے گی۔"

"ڈاکٹر کراس۔۔۔" جین نے تشکر کے جذبات سے مغلوب ہو کر کہا۔ "آپ یہ سب کچھ میرے لئے کیوں کر رہے ہیں؟"

"کیوں؟" ڈاکٹر کراس نے زیر لب دہرایا۔ "شاید اس لئے جین کہ تم مجرم نہیں ہو اور کچھ لوگ تمہیں ایک سازش کے تحت اپنے جرم کی سزا دلوانے پر کمربستہ ہیں اور ہم سب جو ہمیشہ اپنی ذات سے منسوب رہتے ہیں کبھی کبھی دوسروں کے لئے سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔ خودغرضی اور تعصب سے بھرے ہوئے دل کے اندر ایک بے غرض جذبہ بھی چھپا رہتا ہے۔ یوں جیسے سمندر کی تہہ در تہہ ریت، پتھروں، پودوں اور پانی کی مخلوق کے درمیان کوئی موتی سیپ کے اندر بند ہو۔"

واپس لوٹتے ہوئے جین نے ڈاکٹر کے ساتھ ہسپتال جا کے نیڈ کو دیکھا۔ وہ ہنوز بے ہوش تھا مگر ڈاکٹر اب اس کی زندگی کے بارے میں پہلے سے زیادہ پرامید تھے۔ جین کو اس [illegible] ہیٹ پر چھوڑنے کے بعد کراس نے ایئرپورٹ کا رخ کیا اور [illegible] سے لندن چلا گیا۔ رات گئے وہ پھر پیرس لوٹ آیا اور ٹیکسی سے سیدھا اپنے ہوٹل پہنچا۔

"ڈورن جان ہوٹل" میں رنگ و نور کا [illegible] کا سیلاب سا آیا ہوا تھا۔ اندر قدم رکھتے ہی ڈاکٹر کراس کی ملاقات [illegible] دو افراد سے ہوئی۔ ان میں سے ایک سلمیٰ تھی اور دوسرا ایک [illegible] کیا کا

نام سولومن تھا۔ "آپ آ گئے ڈاکٹر کراس۔" سولومن نے کہا۔ "مسز جین کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔"

"کیوں؟" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "کیا اس نے میرے جانے کے بعد گوردن کے سامنے کوئی بیان دیا تھا۔؟"

"ہاں۔" سلومی نے کہا۔ "اور گوردن کا خیال ہے کہ اس نے یہ بیان دے کر گویا اپنے ہی خلاف ثبوت فراہم کر دیا ہے۔"

"گوردن احمق ہے۔ جسے وہ جرم کا ثبوت کہتا ہے وہی جین کی بے گناہی کی دلیل ہے۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "گوردن نے تو مجھ سے خود کہا تھا کہ وہ سوفیہ سے اور ایک اور شخص سے سچ اگلوانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جین اب کہاں ہے؟"

"پولیس اسٹیشن پر۔" وکیل نے کہا۔ "اس کا بیان ابتدا میں بالکل ٹھیک تھا اور خیال یہی تھا کہ وہ بچ جائے گی لیکن آخر میں اس کی زبان سے ایک ایسی بات نکل گئی جسے گوردن نے پکڑ لیا ہے۔ میرا خیال ہے وہ گڑبڑا گئی۔"

"لاکٹ کے بارے میں کوئی بات تھی کیا۔؟" ڈاکٹر کراس نے پوچھا "میرا مطلب ہے لاکٹ کی شکل و صورت کے بارے میں؟"

"ہاں۔" سولومن نے کہا۔ "آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ کیا آپ نے جین سے یہ بیان دینے کو کہا تھا۔"

"میرا خیال ہے غلطی گوردن سے ہوئی ہے مطلب سمجھنے میں یا جین سے ہوئی ہے بیان دینے میں۔" کراس بڑبڑایا۔

"ڈاکٹر کراس۔" سلومی نے کہا۔ "سب سے زیادہ پریشانی ڈوبی کو ہے۔ شاید گذشتہ شب اس کی اور جین کی لڑائی ہوئی اور ڈوبی نے ایسی باتیں کر دیں جو اسے نہیں کہنی چاہیے تھیں۔ وہ بعد میں سخت پشیمان تھا۔"

اسی وقت گوردن کا فتح مندی کے جذبات سے سرشار چہرہ نمودار ہوا۔ "میں نے سنا تھا تم لندن گئے ہو؟"

"ہاں۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "مجھے معلوم کرنا تھا کہ مورس کے قتل کا سبب کیا تھا۔ مگر میں تم سے تنہائی میں بات کروں گا۔ اندر چلو۔"

وہ دونوں رسمی سی معذرت کے بعد سلومی اور سولومن کو وہیں چھوڑ کر اندر چلے گئے۔ "تم نے جین کو گرفتار کیوں کیا ہے؟ اور اس ہوٹل میں کیا کر رہے ہو۔؟" ڈاکٹر کراس نے پوچھا۔

"مجھے ٹیلی فون پر پیغام ملا تھا کہ نیڈ کو ہوش آ گیا ہے۔" گوردن نے اطمینان سے کہا۔ "اور جین کی گرفتاری بے سبب نہیں۔"

"آج صبح اس کی حالت غیر تھی۔ وہ رات بھر کی جاگی ہوئی تھی اور پریشان تھی۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "وہ تمہیں ایک بنیادی بات بتانا بھول گئی تھی جس سے جرم اس پر نہیں کسی اور پر ثابت ہوتا تھا۔"

♥♥♥♥

"دیکھو میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔" نیڈ نے انجکشن کی سرنج کو خوفزدہ نظروں سے دیکھا۔ ڈاکٹر کراس نے نرس کو اشارے سے روک دیا۔ "اچھا نیڈ۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ تم زخمی کیسے ہوئے تھے؟"

"میں؟" نیڈ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کے ذہن پر زور دیا۔ "میرا خیال ہے میں لفٹ میں اوپر آ رہا تھا...!"

"تمہارے کمرے کا نمبر کیا ہے؟" ڈاکٹر کراس نے پوچھا۔

"۴۰۱۔" نیڈ نے کسی توقف کے بغیر کہا۔ "میں اوپر آ رہا تھا کہ اچانک مجھے چکر آیا۔"

"تم نو دن پہلے کی بات کر رہے ہو نیڈ۔ میں ڈاکٹر کراس ہوں۔ اور یہ پولیس کے چیف گوردن ہیں۔ ہم مسز مورس کے قتل کے سلسلے میں تفتیش پر مامور ہیں۔" کراس نے کہا۔ "ہم تم سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔"

"تم نے پہلے یہ کہا تھا کہ تم کار کے حادثے میں زخمی ہوئے تھے؟" گوردن نے کہا۔

"میں نے؟" نیڈ نے تعجب سے کہا۔ "جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔"

"نیڈ تمہاری سابقہ بیوی جین ایک مشکل میں گرفتار ہے۔ اس پر مسز مورس کے قتل کا الزام ہے جس سے صرف تم ہی اسے بچا سکتے ہو۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ نیڈ نے بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا اور کچھ دیر ساکت بیٹھا رہا۔ "جین۔" اس نے آہستہ سے دہرایا۔ "کیا واقعی جین مصیبت میں ہے۔" پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ "مجھے اس کے پاس لے چلو ڈاکٹر۔"

"مسٹر نیڈ۔" نرس نے کہا۔ "ہسپتال کے حکام کی اجازت کے بغیر آپ باہر نہیں جا سکتے۔"

"ایسی کی تیسی ہسپتال کے حکام کی۔ کسی نے مجھے روکنے کی کوشش کی تو میں اس کھڑکی سے کود کر فرار ہو جاؤں گا۔" نیڈ نے غرا کر کہا۔ "یہ کسی کی موت اور زندگی کا سوال ہے۔" اس نے الماری سے اپنے کپڑے نکالے اور تیار ہونے لگا۔

"نیڈ۔" کراس نے چند منٹ بعد کہا۔ "جین نے کہا تھا کہ قاتل نائلون کے دستانے پہنے ہوئے تھا۔ کیا تم نے اس کی صورت بھی دیکھی تھی؟"

"ہاں۔" نیڈ نے اعتماد سے کہا۔ "اس نے کہا ہوگا کہ ہم کھڑکی سے دیکھ رہے تھے اور پھر یہ ہوا اور وہ ہوا۔ وہ بے وقوف ہے۔ اسے خاک بھی نہیں معلوم کہ اصل بات کیا تھی۔ خیر۔ میں تیار ہوں۔" گوردن کی مدد سے نیڈ کی رہائی کا مسئلہ حل ہو گیا اور جب وہ پولیس اسٹیشن پہنچے تو انہیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا کہ مسز مورس کے خاندان کے تمام افراد وہاں موجود ہیں۔ ایک ڈپٹی مجسٹریٹ جین کا اور دوسرے گواہوں کا بیان لینے پر مامور تھا۔ سماعت ایک ایسے کمرے میں ہو رہی تھی جو خاصا کشادہ تھا۔ اس کی مشرقی اور مغربی دیواروں میں دو کھڑکیاں تھیں۔ باقی دو دیواروں کے ساتھ ساتھ رکھی ہوئی الماریوں میں قانون کی ضخیم کتابیں نظر آ رہی

تھیں۔ اسٹیل کی بند الماریاں ان کے علاوہ تھیں۔ مجسٹریٹ کی میز اس کمرے کے مغربی حصے کی طرف تھی مگر کھڑکی اس کی پشت پر تھی۔ اس کے سامنے لکڑی کی ایک بدہیئت کرسی رکھی تھی۔ وہ خود جس کرسی پر بیٹھا تھا وہ خاصی پرتکلف تھی اور ایک لائٹ اس کے سر کے عین اوپر آویزاں تھی۔ باقی لوگ ذرا فاصلے پر مغربی کھڑکی کی جانب رخ کئے بیٹھے تھے۔

یکلخت اس چھت کے ایک روشندان نما سوراخ سے سرچ لائٹ کی تیز چندھیا دینے والی روشنی اس خالی کرسی پر پڑی جو مجسٹریٹ کے سامنے رکھی تھی۔ جنہوں نے سر اٹھا کے دیکھنے کی کوشش کی انہیں یوں محسوس ہوا کہ روشنی ان کی آنکھوں میں سوئیوں کی طرح چبھ گئی ہے۔ اس کمرے میں بیٹھنے والے جانتے تھے کہ ہر گواہ کو اس خیرہ کر دینے والی روشنی کی زد میں پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھنا پڑتا تھا لیکن وقفے وقفے سے یہ روشنی اس کمرے میں موجود ہر شخص کو مبہوت کرنے کے لئے دم بخود کرتی گذر جاتی تھی۔

"ٹوبی" اس کی ماں ہیلن نے سرگوشی میں کہا "گذشتہ شب کیا ہوا تھا؟ مجسٹریٹ نے ابھی یہ کیوں کہا تھا کہ گورڈن اور ڈاکٹر کراس کی بات نے مقدمے کی نوعیت کو یکسر بدل دیا ہے۔"

"ان کا خیال ہے کہ قتل ہم میں سے کسی نے کیا ہے۔" ٹوبی نے نظریں چراتے ہوئے کہا "یہ جین کا بیان ہے۔ وہ یہ بھی کہتی ہے کہ ینڈ نے قاتل کو دیکھا تھا مگر اس نے صرف یہ دیکھا کہ قاتل کے ہاتھ پر خاکستری رنگ کے دستانے تھے۔"

"خاکستری دستانے؟" انکل فلپ نے چاقو کی نوک سے پائپ کو کریدتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کیسی مضحکہ خیز بات ہے۔ کیا خاکستری رنگ کے دستانے صرف ہمارے ہی گھر میں استعمال کئے جاتے ہیں؟" ہیلن نے کہا۔

"اور انکل فلپ" سلومی نے کہا "کیا قتل کرنے والے ہی خاکستری دستانے استعمال کرتے ہیں۔"

"سلومی" ٹوبی نے کہا "رنگوں کی بحث بے کار ہے۔ کیا آج تک گھر کے افراد نے گھر کے افراد کو قتل نہیں کیا۔ کسی باپ نے بیٹے کو یا کسی بیٹے نے ماں کو یا کسی بہن کو کسی بھائی نے نہیں مارا۔؟"

"تم... تم ہم سب کو احساس جرم میں مبتلا کر رہے ہو" ہیلن نے کہا... "تمہیں ہم سب کو دکھ پہنچا کے خوشی ہوتی ہے۔"

"اس رات ہم میں سے کوئی گھر سے نہیں نکلا۔ ہم سب ایک دوسرے کی نظروں کے سامنے رہے" سلومی بولی "صرف تم تھے جو رات ایک بجے بھی جاگ رہے تھے اور اس کے بعد بھی۔ تم نے اسے دو بار فون کیا"

"جاگ تو ممی بھی رہی تھیں" ٹوبی بولا "ان ہی نے سب سے پہلے

معاف کرنا، مجھے پہنچنے میں ذرا دیر ہو گئی۔

دیکھا تھا کہ ڈیڈی کو قتل کر دیا گیا ہے۔ مگر اس کا مطلب ہم یہ نہیں نکالتے کہ ممی نے ڈیڈی کو مار دیا۔ لیکن کیا تم دنیا کی زبان پکڑ سکتی ہو۔"

"مسٹر... ڈاکٹر کراس۔ آپ دونوں نیکلس لے کر آئے ہیں؟" مجسٹریٹ نے بلند آواز میں پوچھا۔ سرگوشیاں ختم ہو گئیں۔ دو محافظ جین کے ہمرکاب اندر آئے۔ جین کا زرد رنگ اور سوجی ہوئی آنکھیں اور پریشان بال دیکھ کر یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ تفتیش کے دوران آزمائش کے کیسے کٹھن مرحلوں سے گذری ہے۔ مجسٹریٹ کی اجازت سے کراس نے اپنا بیان شروع کیا۔

"جناب والا" ڈاکٹر کراس نے کہا "کچھ باتیں ایسی ہیں جو اب تک کسی کے علم میں نہیں آئی ہیں۔ مثلاً مسٹر مورس چہل قدمی کے لئے باغ تک جانے کے عادی تھے مگر آخری دن وہ باغ سے آگے گذر کے "ڈون جوان" ہوٹل تک پہنچے تھے۔ متعدد بیرے اور دیگر ملازم اس کے گواہ ہیں۔ واپسی پر بھی وہ باغ کے اس حصے میں دیکھے گئے جہاں چڑیا گھر ہے۔ بندروں کے پنجرے کے پاس انہوں نے کسی ایسے شخص سے گفتگو بھی کی جو وہاں موجود تھا۔ قتل کا سبب یہی ملاقات تھی۔ وہ جب گھر لوٹے تو پریشان تھے چنانچہ وہ سینما بھی نہیں گئے اور اپنے نوادرات کے کمرے سے باہر نہیں آئے۔ شاید یہ

بات ان کے گھر کے سب افراد کو یاد ہو کہ وہ لوگ گھر سے آٹھ بجے گئے تھے اور گیارہ بجے کے بعد لوٹے تھے۔ آرٹ ڈیلر نے انہیں ساڑھے آٹھ بجے فون کیا تھا اور کچھ دیر بعد وہ لاکٹ ان کے حوالے کر گیا تھا۔ وہ لاکٹ پچیس ہزار فرانک کا تھا۔ لیکن ہیرے جواہرات سے زیادہ اس تاریخی اہمیت کی قیمت تھی کیونکہ یہ لاکٹ نپولین کی بیوی کا تھا۔ ان کے گھر کے کسی فرد کو یہ علم نہیں تھا کہ ان کی گھر سے غیر حاضری کے درمیان سر مورس نے کوئی ایسی نایاب چیز خرید لی ہے۔ پھر مسز مین کے علم میں یہ بات کیسے آ سکتی تھی جو سینما سے واپسی پر سیدھی اپنے گھر گئی تھی۔"

"مسز مین" مجسٹریٹ نے کہا "آپ اس کرسی پر تشریف لے آئیں۔"

"نہیں" مین چلائی "میں اس روشنی کو برداشت نہیں کر سکتی۔ آپ مجھے جیل بھیج دیں جناب والا مگر میں اس کرسی پر نہیں بیٹھوں گی۔"

مجسٹریٹ کے حکم سے سرچ لائٹ بند کر دی گئی۔ مین خستہ حال اور اعصابی کشیدگی سے نیم جان آگے بڑھی اور کرسی پر بیٹھ گئی۔ "پولیس نے بڑی محنت اور مہارت سے اس لاکٹ کے ٹکڑوں کو جوڑ کر اصل شکل و صورت میں لانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا اصل حسن تو ختم ہو گیا ہے مگر اب آپ اسے پہچان ضرور سکتے ہیں۔ کیا آپ یہ لاکٹ دکھا سکتے ہیں جناب والا!"

مجسٹریٹ نے اپنی دراز میں سے وہ لاکٹ نکالا۔ دور سے اس میں اب بھی کوئی نقص نظر نہ آتا تھا اور اس میں جڑے ہوئے ہیروں کی آب و تاب برقرار تھی۔

"سر مورس رات گیارہ بجے کے بعد واپس اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔ کسی قدر مایوس ہو کر۔ ان کے نوادرات جمع کرنے کے شوق کو ان کے گھر والوں نے کبھی پسند نہیں کیا تھا۔ ان کے نزدیک یہ اسراف تھا۔ رات ایک بجے مسٹر ڈوبی نے مین کو فون کیا۔ مسٹر ڈوبی۔ کیا فون پر گفتگو کے دوران آپ نے مسز مین کو بتایا تھا کہ سر مورس نے کیا خریدا ہے اس کی شکل و صورت کیا ہے اور وہ اپنے کمرے میں کیا دیکھنے میں مگن ہیں۔ ان کا کمرہ مسز مین کے کمرے کی کھڑکی سے صاف نظر آتا ہے۔"

"میں نے مین سے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔" ڈوبی نے کھڑے ہو کر جواب دیا۔

"جب آپ فون کرنے اترے تھے تو دروازے کے نیچے سے نظر آنے والی روشنی دیکھ کر آپ نے اندازہ لگایا تھا کہ سر مورس ابھی تک جاگ رہے ہیں۔ وہ عموماً بارہ بجے تک سو جانے کے عادی تھے مگر اس وقت رات کا ایک بجا تھا۔؟" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ ڈوبی نے فقط تائید میں سر ہلایا اور اشارہ پا کے بیٹھ گیا۔

"لیڈی مورس" کراس نے ہیلن کو مخاطب کیا "ایک بج کر بیس منٹ پر آپ شوہر کے کمرے میں گئیں اور آپ نے دیکھا کہ فانوس روشن نہیں ہے لیکن ٹیبل لیمپ جل رہا ہے۔ حسب عادت آپ دستک دیے بغیر اندر چلی گئیں لیکن آپ پر قتل کا انکشاف اس وقت ہوا جب آپ سر مورس کے قریب پہنچیں کیونکہ دور سے آپ کو صاف نظر نہیں آتا۔"

"ہاں" لیڈی مارس نے کہا "میں نے اسی وقت پولیس کو طلب کر لیا تھا۔"

"شکریہ" کراس نے کہا "تقریباً اسی وقت مین اپنے خون آلودہ کپڑے اور ہاتھ صاف کر رہی تھی۔ یہ بیان اس کی خادمہ کا ہے۔ اسی نے مین کو چوروں کی طرح واپس آتے اور تالاب کے عقبی راستے سے گھر میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔ جناب والا۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں کہ مین کے خلاف سازش کرنے والوں نے کیا غلط بیانی کی۔ سب سے پہلا جھوٹ تو مسٹر ڈوبی نے بولا کہ انہوں نے سر مورس کے کمرے کے دروازے کے نیچے سے روشنی دیکھی۔"

ڈوبی کا ردعمل بڑا شدید تھا۔ "یہ جھوٹ نہیں ہے جناب والا۔"

"یہ جھوٹ ہے مسٹر ڈوبی" کراس نے کہا "اس کمرے میں قالین آخری کونے تک بچھا ہوا ہے۔ جب دروازہ کھلتا ہے تو اس کا نچلا حصہ قالین پر سے رگڑ کھاتا ہوا گزرتا ہے۔ اس کے نیچے سے روشنی کی ایک کرن تک باہر نہیں نکل سکتی۔ وہ ہاتھ جسے مین نے دیکھا تھا اور جس پر خاکستری دستانہ تھا مسٹر ڈوبی کا تھا۔" کراس نے اچانک انگلی اٹھا کر کہا "عدالت میرے بیان کی تصدیق بعد میں آزما سکتی ہے لیکن میں لیڈی مورس سے پوچھتا ہوں کہ کیا ڈوبی نے جھوٹ نہیں بولا۔ کیا اس دروازے کے نیچے سے کمرے کی روشنی دیکھی جا سکتی ہے؟"

ہیلن کے لئے اپنے ہی بیٹے کے خلاف گواہی دینا مشکل تھا مگر وہ اس بات سے انکار نہ کر سکی۔

"لیکن اس کا مطلب یہ نہیں جناب والا کہ قتل بھی ڈوبی نے کیا ہے۔ وہ تو فقط اپنی محبوبہ مس لوسی کے لئے ہیروں کا نیکلس چرانے گئے تھے۔ ان میں اتنی ہمت نہ تھی کہ اس کی فرمائش کو رد کر سکتے۔ وہ ان پر بری طرح حاوی تھی۔ مسٹر ڈوبی نے اسی مقصد کے لئے ایک نقلی نیکلس بھی بنوایا تھا جو وہ اصل نیکلس کی جگہ رکھ دینا چاہتے تھے۔ ایک نگاہ میں ان کے والد کو بھی اس تبدیلی کا احساس نہ ہو پاتا۔ عدالت میں وہ شخص بھی موجود ہے جو مسٹر ڈوبی کو شناخت کر کے بتا سکتا ہے کہ نقلی نیکلس خریدنے والے یہی تھے۔ مین کی خادمہ صوفیہ کی چھوٹی بہن لوسی کے پاس یہ نقلی نیکلس میں نے بھی دیکھا ہے اور مین نے بھی اور یہ تحفہ دینے والے مسٹر ڈوبی میری کسی بات کو جھٹلا نہیں سکتے۔ کل رات لوسی بڑی صفائی سے یہ بات ٹال گئی تھی کہ نیکلس دینے والا کون تھا۔" کراس کی اس بات پر عدالت میں دبی دبی سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔

ہیلن پر یہ بات بجلی بن کر گری "ڈربی۔ کہہ دو یہ جھوٹ ہے۔ یہ سب غلط ہے"

"ڈربی کو لوسی نے پریشان کر رکھا تھا۔ وہ بہت چالاک اور خطرناک لڑکی ہے۔ اس نے ڈربی سے ہیروں کے اس نیکلس کی فرمائش کی تھی اور اس کے عوض وہ اپنی محبت جین کے حوالے کرنے پر تیار تھی۔ خود جین سے اس نے پچھتر ہزار فرانک کی ایک رقم ڈربی کو آلۂ کار بنا کے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ ڈربی نے ہار اسے دے کر اپنی جان چھڑانا بہتر سمجھا اور رات کے ایک بجے نقلی ہار لے کر اس کمرے میں داخل ہوا جہاں اصلی ہار رکھا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ کمرے میں اندھیرا ہوگا۔ کمرہ اسے خالی ملے گا اور وہ اطمینان سے اپنا کام کر جائے گا۔ لیکن اس نے سرمورس کو وہاں بیٹھے دیکھا تو وہ نروس نہیں ہوا۔ سرمورس اونچا سنتے تھے۔ انہوں نے دروازہ کھلنے کی اور قدموں کی چاپ کی آواز نہیں سنی چنانچہ وہ اطمینان سے ان کے پیچھے ہو کر الماری تک گیا اور اصل ہار کی جگہ نقلی ہار رکھنے کی کوشش کی۔ وہ اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوا۔ شاید اس لئے کہ ضمیر نے اسے ملامت کی۔ شاید سرمورس نے اسے دیکھ لیا۔ یا کسی اور نے۔ اور سرمورس مارے گئے۔"

ڈربی اچانک کھڑا ہو گیا "ڈاکٹر کراس۔ یہ صحیح ہے کہ نقلی نیکلس میں نے اس لئے بنوایا تھا کہ اسے اصلی کی جگہ رکھ کر اصلی نیکلس لوسی کو دے دوں اور اپنی گلو خلاصی کرا سکوں مگر ڈیڈی کو میں نے نہیں مارا۔ جب میں اس کمرے میں پہنچا تو وہ مرے پڑے تھے۔ شاید اس کا علم مجھے نہ ہوتا۔ مگر نیکلس بدلنے سے قبل میرا ہاتھ لگ جانے سے ایک اور چیز گر پڑی۔ اس کے گرنے کی آواز اتنی زیادہ تھی کہ بے اختیار میں نے پلٹ کر دیکھا لیکن ڈیڈی نے یہ آواز نہیں سنی تھی۔ اور میں نے دیکھا کہ وہ میز پر سر رکھے ابدی نیند سو چکے ہیں۔ ان کا سر پاش پاش ہے۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو اونچا سننے کے باوجود یہ آواز ضرور سن لیتے اور میرے پلٹ کر دیکھنے سے پہلے ان کی آواز میرے کانوں تک پہنچ جاتی۔ اس کے بعد میرے لئے چوری کرنا ایک قابل ملامت فعل بن گیا اور ضمیر کی جس آواز کو میں نے باپ کی زندگی میں دبا دیا تھا وہ اس کی موت کے بعد مجھے دبانے لگی۔ میں نے جلد از جلد وہاں سے نکلنے کی کوشش کی۔ اس افراتفری میں ہار۔ اصل نیکلس۔ میرے ہاتھ سے گر گیا۔ میں نے اسے تلاش کیا لیکن مجھے قالین پر کچھ نظر نہ آیا اور سرسری طور پر الماری کے نیچے ٹٹولنے سے بھی میرا ہاتھ نیکلس پر نہ پڑا۔ میں نے اسے وہیں چھوڑ دیا۔ آخر وہ نیکلس وہاں سے کہاں جا سکتا تھا۔ یہ مجھے قطعی احساس نہ تھا کہ سامنے والے مکان کے کمرے میں کیا ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے اور کسی نے میرے خاکستری دستانے دیکھ لئے ہیں۔"

"اس کا مطلب یہ ہے مسٹر ڈربی کہ سرمورس کی موت ایک بجے سے قبل ہوئی۔ اور بالفرض محال یہ قتل جین نے ہی کیا تھا تو اسے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جانے کے بعد پھر گھر سے نکلنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کی خادمہ کے بیان کو مدنظر رکھا جائے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ قتل کر کے واپس آئی تھی۔ کیا آپ کے خیال میں اس رات جین نے کسی اور کو بھی قتل کیا تھا۔ ایک بجے کے بعد۔ ؟ میرے علم میں تو ایسی کوئی بات نہیں کہ اس رات میں دو قتل ہوئے ہوں" ڈاکٹر کراس نے ٹہلتے ہوئے کہا۔ کسی نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔ وہ آگے بڑھا اور اس نے میز پر سے وہ لاکٹ اٹھا لیا" کیا آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ یہ کیا ہے۔ ؟" اس نے حاضرین سے خطاب کیا" آپ سب کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ لاکٹ تھا لیکن دیکھنے میں یہ لاکٹ کیا لگتا ہے۔ اگر کسی کو بتایا نہ جائے کہ یہ لاکٹ ہے تو وہ اسے کیا سمجھے گا ؟"

"گھڑی" متعدد افراد نے بیک وقت جواب دیا۔

"درست۔ اس کے سائز اور شکل کے علاوہ اوپر لگے ہوئے ہیروں کی ترتیب سے یہ گھڑی ہی نظر آتی ہے۔ لیکن قاتل نے اپنی بے گناہی کا گواہ بنانے کے لئے انسانی نظرت کی دو کمزوریوں سے فائدہ اٹھایا۔ ایک تو یہی کہ آدمی کی نگاہ صرف ظاہری صورت کو دیکھ سکتی ہے۔ آپ نے پلاسٹک کے ان بموں کے بارے میں ضرور سنا ہوگا جو کھلونوں کی طرح ہوتے تھے مگر ہاتھ لگاتے ہی یا چابی دیتے ہی پھٹ جاتے تھے کیونکہ آدمی کی نگاہ بم کو اس کی شکل دیکھ کر کھلونا سمجھتی تھی۔ یہی اس لاکٹ کے ساتھ ہوا۔ قاتل نے گواہ کو بتایا کہ یہ ایک لاکٹ ہے اور گواہ نے تسلیم کر لیا۔ آخر قاتل کو کیسے علم ہوا کہ یہ لاکٹ ہے گھڑی نہیں۔ ظاہر ہے اس نے لاکٹ کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ قاتل نے اپنی بے گناہی اور واردات کے ارتکاب کے وقت اپنی موجودگی نہیں ثابت کرنے کے لئے اسی گواہ کو آلۂ کار بنایا اور نہ صرف یہ کہ خود بچ گیا بلکہ قتل کا الزام بھی اس گواہ پر تھوپ دیا"

"ڈاکٹر کراس" مجسٹریٹ نے کہا "اتنا کچھ بتا دینے کے بعد آپ کے لئے قاتل کا نام بتا دینا مشکل نہیں"

"جی ہاں جناب" ڈاکٹر کراس نے کہا "قاتل جین کا سابق شوہر نیڈ ہے" اس نے اگلی صف میں بیٹھے ہوئے نیڈ کی طرف انگلی اٹھا کے کہا۔ نیڈ پر اب تک کسی کی نگاہ نہ گئی تھی ورنہ اس کی صورت کے تغیرات کسی کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہتے۔ اب وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا "کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اس بات کا" پھر وہ لڑکھڑایا اور بیٹھ گیا۔

"مسٹر نیڈ۔ تم نے قتل کے بعد اپنی سابقہ بیوی کے فلیٹ میں اس لئے پناہ لی تھی کہ وہ تمہاری بے گناہی کی گواہی دینے پر مجبور

ہو جائے — تمہارے اور اس کے درمیان علیحدگی کا سبب باہمی اختلافات تھے چنانچہ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ تم نے اسے اپنے ساتھ ملا لیا ہے — وہ یقین کے بغیر اپنے منگیتر کے باپ کے قاتل کی منادی میں کبھی کچھ نہ کہتی مگر تم نے اسے یقین دلا دیا کہ تمہارا قتل سے دور کا بھی واسطہ نہیں — تم نے تو اسے قتل ہوتے دکھا دیا۔" کراس نے میز پر ہاتھ مار کر کہا — حیرت کی ملی جلی آوازوں کا شور اٹھا جسے مجسٹریٹ نے دو بار "آرڈر آرڈر" پکار کے ختم کر دیا۔

"آپ وضاحت کریں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔" مجسٹریٹ نے ڈاکٹر کراس سے کہا۔

"مائی لارڈ — جین نے اپنی آنکھوں سے کچھ نہیں دیکھا — وہ ہینڈ کے ساتھ کھڑکی میں نظر آنے سے خائف تھی اور ہینڈ کو بھی کھڑکی سے ہٹا دینا چاہتی تھی — اس نے سر مورس کو اپنی کھڑکی سے اکثر کام میں مگن دیکھا تھا اور خود مجرم نے جین کے شوہر کی حیثیت سے سات سال تک اس بات کا مشاہدہ کیا — اب اس نے جین سے کہا کہ سر مورس اپنی میز پر ایک لاکٹ رکھے بیٹھے ہیں تو جین کے ذہن میں ایک لمحے کے لئے بھی شبہ پیدا نہ ہوا — ہینڈ نے جو منظر بیان کیا وہ جین نے بارہا دیکھا تھا چنانچہ اس نے ہینڈ کے کہے ہوئے ہر لفظ پر یقین کیا — یہ سوچے بغیر کہ اتنے فاصلے سے ہینڈ کو لاکٹ اور کھڑکی کے فرق کا یقین کیسے ہوا۔ ہینڈ نے بالآخر اپنا ڈرامہ ایک ایسے وقت میں ختم کیا جب ٹونی اس کمرے سے باہر جا رہا تھا — جین کو صرف اس کا خاکستری دستانہ دکھائی دیا اور اس نے کسی تذبذب کے بغیر یہ بھی مان لیا کہ یوں جانے والا قاتل کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا — ٹونی کا آنا اتفاق تھا لیکن وہ نہ آتا تو کوئی اور آتا اور ہینڈ قتل کا الزام اس پر لگانے کے لئے جین کو اس ڈرامے کا آخری منظر بالکل اسی انداز میں دکھا دیتا — مسز جین — کیا آپ یادداشت کی مدد سے عدالت کے سامنے وہ گفتگو دہرا سکتی ہیں جو اس شب آپ کے اور ہینڈ کے درمیان ہوئی — سر مورس کے بارے میں یا اس لاکٹ کے بارے میں۔"

جین نے رک رک کر وہ سب کچھ بتا دیا جو ہینڈ نے اس سے کہا تھا اور وہ مانتی گئی تھی کیونکہ اس نے دیکھا کچھ نہیں تھا۔

"مسز جین — کیا یہ درست ہے کہ جب آپ ہینڈ کے ساتھ ازدواجی زندگی بسر کر رہی تھیں تو سر مورس اکثر آپ کے شوہر کو گھورا کرتے تھے اور مسٹر ہینڈ کو اس کا احساس تھا — کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ سر مورس ایسا کیوں کرتے تھے؟"

"میں — میں کیا کہہ سکتی ہوں.... وہ بوڑھے آدمی تھے....۔" جین نے کہا۔

"وہ سٹھیائے نہیں تھے مسز جین — انہیں ہینڈ کی صورت آشنا لگتی تھی مگر یہ یاد نہیں آتا تھا کہ انہوں نے یہ صورت کہاں دیکھی ہے۔ بالآخر انہوں نے ہینڈ کو پہچان لیا — وہ پانچ سال جیل میں رہا تھا کیونکہ اس نے بیک وقت دو عورتوں سے شادی کر لی تھی اور دونوں کو کنگال کر دیا تھا۔ وہ دلکش اور وجیہ شخصیت کا مالک تھا ایسا شخص جو عورتوں کی بند بانی کمزوری سے فائدہ اٹھانا جانتا ہے۔ انہیں مسحور کر سکتا ہے اور انہیں لوٹ سکتا ہے۔ اس نے ہمیشہ دولت مند عورتوں کا انتخاب کیا تھا۔ آپ خوش قسمت تھیں مسز ہینڈ کہ آپ کا مال و دولت بچ گیا۔ آپ کے خیال میں وہ آپ کا شوہر تھا جب کہ میرا خیال ہے قانوناً آپ کی شادی ہینڈ سے ہوئی ہی نہیں تھی کیونکہ یہی شخص ازمیل تھا اور یہی گلبرٹ سر مورس کو کھٹکتا تھا۔ وہ اس سے قبل بھی سر مورس کے لئے مشتبہ تھا مگر وہ نام کے ساتھ حلیہ بدلنے کا ماہر بھی تھا۔ جب آپ پر اس کا داؤ نہ چل سکا تو وہ دل برداشتہ نہیں ہوا۔ اس نے ایک بار پھر آپ کو اپنے سحر میں گرفتار کرنے کی کوشش کی اور ٹونی سے شادی کرنے سے باز رکھنا چاہا۔ وہ ڈون جوان ہوٹل میں مقیم تھا۔ وہاں نشے میں بارہا اس نے لوگوں سے کہا کہ جین میری بیوی ہے اس کی دولت پر میرا حق ہے۔ اگر ٹونی نے اس سے شادی کی تو میں دونوں کو قتل کر دوں گا۔ ایک مرتبہ سر مورس چہل قدمی کرتے ہوئے اسی ہوٹل کے بار تک جا پہنچے اور ذرا دیر کے لئے رک گئے انہوں نے ہینڈ کی باتیں اپنے کانوں سے سنیں اور اسے پہچان گئے۔

وہ اس سے باخبر تھے لیکن جب راز کے افشا ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا تو نیڈ نے حسب عادت رونا دھونا اور ہاتھ جوڑنا شروع کر دیا اور سر مورس نے حسب عادت اسے چوبیس گھنٹے میں رفع ہو جانے کا حکم دیدیا۔

یہ بات نیڈ کے لئے آفت ناگہانی تھی جس نے جین کو اور اس کی دولت کو پھر سے پانے کے اس کے سارے خواب ہی نہیں توڑے اس کے لئے پھر پس دیوار زنداں زندگی کی سختی کو ناگزیر بنا دیا۔ وہ چوبیس گھنٹے میں رفع نہیں ہوا۔ یہ چوبیس گھنٹے اس نے صرف بچاریں صرف کئے اور بالآخر ایک حل تلاش کر لیا۔ اس رات فطرت نے اسے ایک موقع بھی فراہم کیا لیکن یہ موقع نہ ملتا تب بھی وہ اپنے منصوبے میں کامیاب ضرور ہو جاتا۔ اس نے سات برس تک سر مورس کے اور اس کے گھر کے دیگر افراد کے معمولات کا مطالعہ کیا تھا۔ اس روز جب جین سمیت سب لوگ تھیٹر چلے گئے تو وہ کسی پریشانی کے بغیر سر مورس کے گھر میں داخل ہو گیا۔ ویسے بھی چابی اس کی جیب میں تھی جس کے بارے میں وہ جانتا تھا کہ جین کے گھر کا قفل بھی کھول سکتی ہے اور سر مورس کے گھر کا دروازہ بھی۔

سر مورس اپنی لائبریری میں تھے۔ وہ گھر کے دیگر افراد کی واپسی کا منتظر رہا اور اس دوران اطمینان سے گھر میں پھرتا رہا کیونکہ سر مورس معمولی آوازوں کو نہیں سن سکتے تھے۔ جب گھر کے باقی افراد سو گئے تو وہ اطمینان سے اٹھا اور اس نے لوہے کی سلاخ کی ایک ہی ضرب سے وہ زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دی جو اس کے لئے خطرہ بن گئی تھی۔ پیشے کے علم میں وہ سلسل وار کرتا گیا۔ ایک ضرب سر کی جگہ نشانے کے تھوڑا سا خطا ہو جانے سے اس لاکٹ پر بھی پڑ گئی۔ پھر اس نے کمرے کی کھڑکی کھولی پردے ہٹائے اور جین کے فلیٹ میں جا پہنچا اور وہ ڈرامہ اسٹیج کرنے لگا جس کا پلاٹ اس کے اپنے ذہن کی پیداوار تھا۔ اس نے جین کی ایک کمزوری کو ڈھال بنا کے ہدایت کاری کے فرائض سر انجام دیئے۔ وہ جانتا تھا کہ جین اس کے ساتھ کھڑکی میں دکھائی دینے کا خطرہ مول نہیں لے سکتی خصوصاً ان حالات میں کہ سر مورس سامنے پچاس فٹ دور کمرے کی کھڑکیاں کھولے اور پردے ہٹائے بیٹھے ہوں۔ جب وہ آئی تھی تو سر مورس واقعی زندہ تھے۔ چند منٹ بعد وہ مر گئے مگر جین کو علم نہ ہوا اسے نیڈ بتاتا رہا کہ وہ وہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں اور جب وہ جین کو خاصا پریشان کر چکا اور اسے ایک بہترین موقع ملا تو اس نے جین کو سامنے بلا کے سر مورس کے قتل کا منظر دکھا دیا۔ جین نے قاتل کو فرار ہوتے دیکھا مگر اس کی صورت نہ دیکھ سکی۔ اسے صرف انگشتری دستانے والا ایک ہاتھ نظر آیا۔ نیڈ نے ٹونی کو دیکھا تھا مگر اس نے جین کو کچھ نہیں بتایا۔ صرف یہ ظاہر کرتا رہا کہ وہ سب کچھ جانتا

میرے خیال میں ٹی وی پروگرام ۲۴ گھنٹے ہونے چاہئیں۔

ہے مگر ان حالات میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔ اس نے جانتے بوجھتے اپنے زخمی ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ وہ موٹر کے حادثے میں زخمی ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا یہ جھوٹ کھل جائے گا اور جب بالآخر وہ سچ بولے گا تو نہ صرف یہ کہ ٹونی سے جین کی شادی نہ ہو سکے گی بلکہ لوگ اس کی یوں بھی تعریف کریں گے کہ اس نے سابقہ بیوی کو بدنامی سے بچانے کے لئے جھوٹ بولا تھا۔ تقدیر کی خندہ زنی سے بے خبر وہ تدبیر کی یاوری پر بھروسہ کئے آگے بڑھتا رہا اور ٹھوکر کھا کے ایسا گرا کہ اٹھی تو سہی مگر بیمر نو دن زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہا۔ وہ ہسپتال سے سیدھا ساتھ اس لئے آیا تھا کہ خاکستری دستانے والے ہاتھ کے مالک سر مورس کے بیٹے ٹونی کے خلاف قتل کے الزام کا چشم دید گواہ بن سکے۔ وہ جین کو قتل کے الزام سے بچانے اور رقیب کو تختہ دار پر سوئے دار کھینچ کر ایک تیر سے دو شکار کرنے آیا تھا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ ڈرامے کی ہدایت کاری میں اس سے ایک معمولی سی غلطی ہو گئی تھی۔ اس نے کھڑکی سے سر مورس کے کمرے کا منظر بتاتے ہوئے بار بار لاکٹ کا ذکر کیا جبکہ پچاس فٹ سے کوئی نظر بین لگا کے بھی دیکھے تو اسے لاکٹ نہیں گھڑی نظر آئے گی۔ وہ لاکٹ ہو بہو گھڑی کی نقل تھا۔ جب یہی بات جین نے کی تو پولیس نے اسے پکڑ لیا کہ تمہیں کیسے پتا چلا وہ لاکٹ تھا اور جین یہ وضاحت نہ کر سکی کہ اس کے ذہن میں یہ بات کس نے بٹھائی تھی۔ اس لاکٹ کا جو ننھا سا ذرہ جین کے لباس شب خوابی سے چپکا رہ گیا تھا وہ محض تقدیر کی ستم ظریفی تھی۔ یہ ذرہ شاید نیڈ کے سوٹ میں اٹکا تھا اور نیڈ کے اظہار عشق کے دوران جین کے لباس شب خوابی پر منتقل

ہوگیا تھا۔ اس سے جین کے ایک اور دشمن نے فائدہ اٹھایا۔ اس کی خادمہ صوفیہ اپنی چھوٹی بہن لوسی اور لوبی کے معاملات عشق سے باخبر تھی اور بہت مطمئن تھی کہ خود اس نے تو جیسی بیسی گذار لی لیکن اس کی بہن اچھے گھر میں بیاہی جائے گی۔ مگر جین درمیان میں آکودی اور لوبی کی نیت بدل گئی تو اپنی بہن لوسی سے زیادہ خود اسے رنج ہوا۔ جب حالات نے اسے اپنے راستے کے کانٹے کو ہٹانے کا موقع فراہم کیا تو وہ اس سے کیوں نہ فائدہ اٹھاتی! اس نے قتل کا الزام جین پر رکھنے کے لئے حالات کی شہادت کو اس کے خلاف کرنے میں اپنا پورا کردار ادا کیا۔ محبتوں اور رقابتوں کے اس کھیل میں ہر بات درست ہوتی ہے۔ لوسی نے لوبی کی محبت میں اور صوفیہ نے لوسی کی محبت میں جو کچھ کیا وہ سب ہی کر سکتے ہیں۔ ہم تمام انسان خطا کے پتلے اور کمزوریوں کا مجموعہ ہیں۔"

ڈاکٹر کراس کا بیان ختم ہوا۔ عدالت میں چند سیکنڈ سناٹا رہا پھر مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح شور سا اٹھا اور ہر نگاہ نیڈ پر اٹھی مگر نیڈ نہ اٹھا۔ وہ بظاہر بنچ کی پشت پر سر رکھے آنکھیں بند کئے اپنے جنون کی داستان کا ہر لفظ سن کر اپنی خاموشی سے اقرار جرم کر رہا تھا لیکن ڈاکٹر کراس نے آگے بڑھ کے اس کی نبض تھام لی۔ "نیڈ۔" اس نے کہا۔ "کیا تم اپنے جرم کا اقبال کرتے ہو۔؟" نیڈ نے کوئی جواب نہیں دیا اور بمشکل تمام اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس نے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھنے کی کوشش کی۔ پھر اس کی نظر گھوم کر جین پر ٹھہر گئی۔ "نیڈ۔" ڈاکٹر نے پھر کہا۔ "کیا تم مسز مورس کے قتل کا اقرار کرتے ہو؟"

"ہاں۔" وہ بولا۔ "ہاں۔۔ مسز مورس کو میں نے ہی مارا تھا۔ جین نے نہیں۔ جین بے گناہ ہے۔" پھر وہ بے ہوش ہو گیا۔

"سر کی چوٹ سے نو دن بے ہوش رہنے والوں کے بچنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔" ڈاکٹر کراس نے کہا۔ "لیکن موت سے قبل ہوش کا ایک مختصر وقفہ ضرور آتا ہے۔ صبح کاذب کے اجالے کی طرح۔ مگر اس کے بعد اچانک موت آلیتی ہے شاید خدا اس شخص کے گناہ معاف کر دے کیوں کہ اس نے ہوش کی مہلت میں صرف اپنے گناہ کا اقرار ہی نہیں کیا بلکہ ایک بے گناہ کو بھی بچا لیا۔"

لوگ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ ہجوم سے ایک بوڑھی عورت آگے آئی اور نیڈ پر جھک گئی۔ "نیڈ۔" وہ آہستہ سے بولی "خدا کہنا میرا گناہ بھی معاف کردے۔" یہ صوفیہ تھی جین کی خادمہ۔ پھر اس نے اپنے سینے پر صلیب بنائی اور اپنے آنسو خشک کر کے ایک طرف ہو گئی۔ کیوں کہ دو آدمی نیڈ کو لے جانے کے لئے اسٹریچر لئے آتے تھے اور دو اور بھی تھے جو اسے دانستہ غلط بیانی اور بعض دیگر الزامات کی بنا پر ساتھ لے جانے آئے تھے۔

□□□